



مکتب  
الحق  
کادائی

لاہور  
الحق  
کادائی

مرکز جمعیت  
الحق  
کادائی

حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

جلد: 47 | ۳ تا ۲۰ رجب ۱۴۳۷ھ 22 تا 28 اپریل 2016ء | شماره: 17

# بلوچستان

فساد پھیلانے والوں کے پشت پناہ  
ملک دشمن عناصر ہیں۔

امیر محترم شاہ جید میر

## نسواں بل



محدث العصر علامہ الدین البانی

حیات و خدمات پر ایک نظر!

تحفظ حقوق نسواں بل کا تنقیدی جائزہ!

تعلیم و تعلم..... حصول علم اور معلم کی فضیلت و عظمت!



تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان!؟

اذان مغرب بلا وجہ مؤخر کرنا!؟

فساد قصر کی علت اور حکمت!؟

قرآن مجید  
پیش کشی

## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## قلب سلیم کیا ہے؟!

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۚ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ (الشعراء)  
 ”اس (جزاء و سزا کے) دن مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ بیٹے، ہاں جو شخص اللہ کے ہاں قلب سلیم لے کر آئے گا (وہ فائدہ مند ہوگا)۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا اور پھر اسے فطرت کے مطابق زندگی گزارنے اور دنیا کی بیش بہا نعمتوں سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے لیے زاد آخرت جمع کرنے کا بھی حکم فرما رکھا ہے۔ کیونکہ روزِ محشر صرف وہی لوگ رسوائی سے بچ پائیں گے جنہوں نے اپنا قبلہ درست رکھا ہوگا اور دنیوی مال و متاع سے مستفید ہونے کے لیے اللہ کی متعین کردہ حدود کی پاسداری کی ہوگی اور اپنے دل کو شرک کی آلائشوں، برائی کی محبت اور لغزشوں پر اصرار سے محفوظ رکھا ہوگا۔

مذکورہ آیت میں قلب سلیم کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضر ہونے والے شخص کو کامیابی کی نوید سنائی جا رہی ہے۔ اس سے مراد کفر و شرک، نافرمانی اور فتن و فجو رجسی بیماریوں سے محفوظ اور صحیح دل ہے۔ ایسا صاف ستھرا دل صرف اور صرف اسی اللہ والے کا ہو سکتا ہے جس نے اپنے تمام ارادوں اور محبتوں کو اللہ کے ارادہ اور محبت کے تابع کر دیا ہو، ایمان اور اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ جب کہ اللہ کے نافرمان لوگوں اور کافروں کے دل کو قرآن مجید میں بیمار دل کہا گیا ہے:

﴿وَ إِذْ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَ رَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا﴾ (الاحزاب)

”منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے محض دھوکہ و فریب کا وعدہ کیا تھا۔“

﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ يَمَسُّ مَا كَانُوا يَكْفُرُونَ﴾ (البقرة)

”ان (منافقوں) کے دلوں میں بیماری تھی، اللہ نے ان کی بیماری کو مزید بڑھا دیا، ان کے جھوٹ کی وجہ سے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

گویا قلب سلیم خواہشات کو اللہ کی شریعت کے تابع رکھنے والا، اطاعت و محبت سنت سے سرشار، دور نے پن سے محفوظ، جھوٹے دعووں اور ارادوں سے پاک، بدعت و معاصی سے متفر دہل ہے۔ اگر انسان قلب سلیم کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے تو پھر دنیا کی تمام نعمتیں بشمول مال و متاع اور اولاد و اتحاد اس کے لیے مفید بن جائیں گے کیونکہ وہ ان کے تصرف و تربیت میں اللہ کے حکم کے تابع ہوگا۔ لیکن اگر قلب مریض کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی تو پھر خزائنِ قارون کچھ سودمند ہوں گے اور نہ ہی ابویت ابراہیم اور اہنیت نوح کچھ فائدہ دے سکے گی۔ چہ جائے کہ انسان دیوں اور پیروں کی نسبت پرہی اتراتا پھرے یا چند طلب علم کی کفالت پر اپنے آپ کو جنت کے داخلے کا مستحق گردانا شروع کر دے۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## رجب کا مہینہ اور بدعات

قرآن و حدیث میں رجب کے مہینے کی کوئی امتیازی خصوصیت بیان نہیں ہوئی، صرف اتنا ہی ہے کہ حرمت والے چار مہینوں میں سے رجب ایک مہینہ ہے۔ یہ بھی معروف ہے کہ رجب کے مہینے میں حضور اکرم ﷺ کو معراج ہوا مگر اس کے ثبوت کے لیے بھی کوئی صحیح اور مستند حدیث نہیں۔ اس مہینے میں کوئی مخصوص عمل کرنے کا ثبوت بھی کتاب و سنت سے نہیں ملتا۔

27 رجب کو معراج کا روزہ رکھنا اور اس مہینے میں کثرت سے روزے رکھنے کا ثبوت بھی نہیں۔ ہاں اکثر لوگ ثواب سمجھ کر یہ کام کرتے ہیں۔ شبِ معراج کو مساجد میں چراغاں کیا جاتا ہے اور محافلِ نعت و مجالس و عظمیٰ منعقد کی جاتی ہیں۔ آتش بازی کا اہتمام کیا جاتا ہے، یہ تمام امور خود ساختہ ہیں اور خود ساختہ اعمال پر ثواب مرتب نہیں ہوتا۔ ان رسومات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

بعض لوگ زیادہ اجر حاصل کرنے کے لیے رجب کے مہینے میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے کوئی خاص مہینہ متعین نہیں، زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے دو شرطیں ہیں: پہلی شرط یہ ہے کہ ایک سال گزر جائے اور دوسری شرط مال اپنی مقرر کردہ حد یعنی نصاب کو پہنچ جائے۔ اگر کسی کے مال پر رجب کے علاوہ کسی مہینے میں سال پورا ہوتا ہے تو وہ اس وقت زکوٰۃ دے گا لہذا رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ قرار دینا بھی قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔

**اہم واقعات:** رجب کے مہینے میں بعض اہم واقعات رونما ہوئے ہیں، مگر کسی کو بھی رسول اللہ ﷺ نے تہوار کے طور پر نہیں منایا۔ مثلاً رجب 6 نبوت میں حبشہ کی پہلی ہجرت وقوع پذیر ہوئی جس میں سیدنا عثمان، سیدہ رقیہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سیدنا عبداللہ بن مسعود اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا شریک تھے۔ رجب میں ہی 10 نبوت میں حضور ﷺ کے چچا ابوطالب نے وفات پائی۔ رجب 2 ہجری میں نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن جحش کو ہر سربہ بنا کر 12 مہاجرین کے ساتھ نخلہ کی جانب روانہ کیا۔ یکم رجب 9ھ میں نبی ﷺ نے 30,000 ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے ساتھ تبوک کی جانب روانہ ہوئے۔ رجب 9 ہجری میں ہی شاہ حبشہ نجاشی فوت ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ 4 رجب 12ھ کو سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عراق میں انبار کا علاقہ فتح کیا۔ 24 رجب 12ھ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دمیہ الجندل فتح کیا۔ 5 رجب سن 15ھ کو جنگِ یرموک کا فیصلہ کن معرکہ ہوا۔ اس معرکہ میں رومیوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زائد فوجی مارے گئے۔ 22 رجب سن 60 ہجری بروز جمعرات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر زمام حکومت یزید نے سنبھالی۔ رجب 141ھ میں عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے شہر بغداد کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے واقعات رونما ہوئے۔ موجودہ دور میں جماعت اہل حدیث کے روح رواں علامہ احسان الہی ظہیر شہید رضی اللہ عنہ 22 رجب 1407ھ / 23 مارچ 1987ء کو قلعہ چھن سنگھ لاہور میں ایک بم دھماکے میں شدید زخمی ہوئے اور 29 رجب 30 مارچ کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے اور تبقیہ الغرق مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔ ان تمام واقعات کی صحت کے باوجود شریعت کسی بھی واقعہ کو تہوار کے طور پر ثواب کی نیت سے منانے کی اجازت نہیں دیتی۔

## چند گزارشات ..... بجٹ سے پہلے!

جب بھی بجٹ کی آمد آمد ہوتی ہے تو عوام میں ایک نا دیدنی خوف دامکیر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ترقی یافتہ دنیا میں کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی، قومی پالیسیوں کی ترجیحات اور ترجیحات کا آئینہ دار ہوتی ہے مگر وطن عزیز میں اس کی تعریف ہی بدل جاتی ہے۔ یہاں تو بجٹ کا مقصد مہنگائی اور مزید ٹیکسوں کا نفاذ ہوتا ہے۔ ہر چند کہ حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ بجٹ سے عوام زیادہ متاثر نہیں ہوں گے۔ لیکن جب بجلی، گیس، پانی اور دیگر ضروریات زندگی کی اشیاء کے نرخ بڑھیں گے تو اس کے مضر اثرات سے عوام ضرور متاثر ہوں گے۔ جب صنعتی، تجارتی اور زرعی شعبوں پر ٹیکس وغیرہ بڑھیں گے تو آخر کار وہ عوام کو ہی منتقل ہو جائیں گے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ گزشتہ ۶۸ سال کے دوران مختلف حکومتوں نے جتنے بھی بجٹ پیش کیے ہیں ان سے عام آدمی کی زندگی میں کوئی مثبت اور صحت مند اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کا شمار غریب اور غیر ترقی یافتہ ملکوں میں ہوتا ہے کیونکہ ملک کا بال بال اندرونی اور بیرونی قرضوں میں پھنسا ہوا ہے۔ یہاں غریب، غریب تر اور امیر، امیر تر ہو رہا ہے۔ ملکی دولت چند خاندانوں میں منقسم ہو رہی ہے۔ پاکستان پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کے مطابق حکومت کی جانب سے اپنائے جانے والے فارمولوں کے تحت ۶ کروڑ پاکستانی خط غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عام لوگوں کی کم آمدنی کی وجہ سے غربت کی سطح ۲۹.۵ فیصد بڑھ گئی ہے۔ ملک میں عوام کی اکثریت زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہے۔ افراط زر کی شرح میں اضافہ ہوتا جا رہا جس سے مہنگائی بھی بڑھ جاتی ہے۔ درآمدات، برآمدات سے زیادہ ہیں۔ سٹیٹ بینک کی رپورٹ کے مطابق ”ہماری برآمدات میں تھویشناک حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔“ خوردنی تیل، چائے، پٹرولیم کی مصنوعات، مشینری، ادویات، کیمیکلز وغیرہ کی امپورٹ سے ہمارے درآمدی بلوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ برآمدات میں سب سے زیادہ حصہ خام روئی اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات کا ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ ٹیکسٹائل کی صنعت بھی بحران کا شکار ہے۔ اس میں لوڈ شیڈنگ اور کپڑے کی درآمد کا بڑا حصہ ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حکومت کے غیر پیداواری اخراجات کم ہونے میں نہیں آتے۔ افسر شاہی کو بہت سی مراعات حاصل ہیں جو قومی خزانے پر سراسر بوجھ ہیں۔ اب ارکان اسمبلی کی تنخواہوں اور دیگر مراعات میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ روپے کی قدر بہت کم ہو گئی ہے۔ کرپشن نے ملک کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اور یہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار کے بقول صرف سوئس بینکوں میں اس وقت پاکستانیوں کا دو سو ارب ڈالر موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک سے لوٹی ہوئی دولت واپس لائی جائے اور تمام کرپٹ عناصر کا مکمل محاسبہ کیا جائے۔ جہاں تک دفاعی اخراجات کا تعلق ہے تو پاکستان کی سالمیت کا تحفظ، بقا اور استحکام ایسی چیزیں ہیں جن کے لیے دفاع کو ہر حال میں مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ہمارا واسطہ ایسے مکار دشمن ہے جس نے ابھی تک ہمارے وجود کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس نے ہمارے وطن کو دو لخت کرنے میں بڑا گھناؤنا کردار ادا کیا ہے۔ جب بھی اسے موقع ملا اس نے اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے کی سازش کی اور ملک کو عدم استحکام سے دو چار کرنے کے لیے ”را“ کے ایجنٹ کارروائیاں کرتے ہیں۔ حال ہی میں بھارتی جاسوس کل بھوشن بلوچستان سے گرفتار ہوا ہے جو دہشتگردی میں ملوث رہا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے دفاع کو اس قدر مضبوط کر لیں کہ دشمن کو ہماری طرف میلی نظر سے دیکھنے کی جرات نہ ہو سکے۔ ایسی صورت میں ہم مسئلہ کشمیر کا آبرو مندانه حل تلاش کر سکیں گے۔ ان دنوں ہماری جواں ہمت فوج دہشتگردی سے نمٹنے کے لیے سراپا ایثار ہے۔ حکومت بھی ملک میں امن وامان کے حالات بہتر کرنے کے لیے مختلف تدابیر بروئے کار لا رہی ہے۔ ضرورت یہ بھی ہے کہ آئندہ بجٹ میں آٹا، گھی، دالیں، تیل، پانی، بجلی، گیس وغیرہ کے نرخوں میں اضافہ نہ کیا جائے تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔

آخر میں ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے یکسر پاک کیا جائے اور ملک کے نصب العین کتاب وسنت کی بالا دستی اور اسلامی اقدار کے نفاذ و احیاء کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ اسی صورت میں پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان بن کر اقوام عالم میں اپنا صحیح مقام حاصل کر سکتا ہے اور ارضی و سماوی آفات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

مدیر اعلیٰ  
پیشہ انصاری  
ایم اے

☆ مولانا محمد شفیع خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اذاریہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 افضل ترین اعمال اہل ترین جزاء (خلعہ حرم)
- 10 تحفظ نسوان بل ..... نقد تجویز اور متبادل حل
- 12 علم اور معلم کی عظمت
- 14 علامہ ناصر الدین البانی ..... محدث العصر
- 16 شعراء تحریک ختم نبوت
- 18 رد قادیانیت ..... علماء اہل حدیث کی خدمات
- 19 اسوۂ حسنہ کی حفاظت
- 20 یاد و رفتان ..... مولانا عبداللہ گورداسپوری
- 23 ذخیر الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈٹر کے نام  
اور ترسیل زر منبر کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل حدیث“

چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

پبل اشتراک

|                 |             |
|-----------------|-------------|
| سالانہ          | 600/- روپے  |
| ششماہی          | 350/- روپے  |
| بذریعہ وی بی    | 650/- روپے  |
| بیرونی ممالک سے | 6000/- روپے |
| فی پرچہ         | 20/- روپے   |

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”لشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

بلوچستان میں فساد برپا کرنے والوں کے پیچھے پاکستان دشمن قوتیں ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی بلوچستان کے وزیر داخلہ سرفراز بلٹی سے ملاقات؛ امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال شدت پسندوں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال ماضی کی نسبت بہتر ہوئی۔ صوبائی وزیر داخلہ

لاہور ..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے بلوچستان کے وزیر داخلہ سرفراز بگٹی سے ملاقات کی جس میں امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر پروفیسر ساجد میر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی وسائل کی وجہ سے بہت سے ملکوں کی نظریں بلوچستان پر لگی ہوئی ہیں۔ بلوچستان میں فساد برپا کرنے والوں کے پیچھے پاکستان دشمن قوتیں ہیں۔ پاکستان اور بلوچستان کی سلامتی امن سے جڑی ہوئی ہے۔ ملک دشمن عناصر کے عزائم کو مشترکہ کوششوں سے شکست دے کر بلوچستان میں امن قائم کیا جاسکتا ہے۔ صوبائی وزیر داخلہ نے کہا کہ پس ماندہ ترین صوبے کو ایک دہائی سے زائد عرصے سے شورش کا سامنا رہا ہے لیکن حالیہ مہینوں میں یہاں شدت پسندوں اور عسکری تنظیموں کے خلاف کی جانے والی کارروائیوں کی وجہ سے امن وامان کی صورتحال ماضی کی نسبت بہتر ہوئی ہے۔ لیکن بلوچستان کو اور محفوظ بنا کر اسے ترقی دی جائے گی کیونکہ اس خطے پر بلوچستان کے عوام اور پاکستان کا حق ہے جس کا تحفظ کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارت اپنی خفیہ ایجنسی را کے ذریعے صوبے میں بد امنی پھیلا رہا ہے جس کے ان کے پاس ثبوت موجود ہیں۔ بلوچستان میں قیام امن کے لیے ناراض اور جلا وطن بلوچ رہنماؤں سے صوبائی رہنماؤں نے ملاقاتیں اور رابطے بھی کیے ہیں اور اس ضمن میں حالیہ ہفتوں میں خاصی پیش رفت بھی دیکھنے میں آئی ہے۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر نے صوبائی وزیر داخلہ سرفراز بگٹی کے ہمراہ گزشتہ دنوں قلعہ سیف اللہ کے قریب دہشت گردوں کے ہاتھوں بم دھماکے میں شہید ہونے والی مسجد امام بخاریؒ کا دورہ کیا۔ صوبائی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان مولانا علی محمد ابوتراب سمیت درجنوں قبائلی عمائدین اور سیاسی و سماجی شخصیات بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ پروفیسر ساجد میر نے اس موقع پر کہا کہ دین کے نام پر فساد برپا کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔۔۔

تخریبی کارروائیاں کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ عدم استحکام اور دہشت کی فضا پیدا کرنا ان کا ایجنڈا ہے۔ مسجد شہید کر کے شرپسندوں نے ثابت کیا ہے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، کوئی مسلمان اللہ کے گھر کو شہید کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ صوبائی وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں دہشت گردوں کا جینا محال کر دیں گے اور آخری دہشت گرد تک پیچھا کریں گے۔ مسجد امام بخاری کو شہید کرنے والے شرپسندوں کے قریب پہنچ چکے ہیں، انہیں گرفتار کر کے دم لیں گے۔ ہماری تمام مذہبی جماعتوں اور گروہوں سے درخواست ہے کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں، شرپسندوں پر کڑی نظر رکھیں، فرقہ واریت اور مذہبی منافرت پیدا کرنے والے عناصر کو اپنی صفوں سے باہر نکالیں۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ بلوچستان میں امن کی فضا بحال کر کے رہیں گے۔ ہمیں دھکیوں اور بزدلانہ حملوں سے ملک و قوم کی خدمت سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

سعودی مکتب الدعوه کے ڈائریکٹر سے اظہار تعزیت

اسلام آباد ..... پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے سعودی مکتب الدعوة کے ڈائریکٹر الشیخ محمد بن سعد الدوسری سے مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد اور راولپنڈی کے علماء نے ملاقات کی اور ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے سرپرست علامہ عبدالعزیز حنیف اور امیر جمعیت حافظ مقصود احمد کی قیادت میں علماء کے وفد نے ان کے دفتر میں ملاقات کی اور ان کی والدہ مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ پاک سعودی تعلقات کے حوالے سے بھی گفتگو کی اور اس تمنا کا اظہار کیا کہ مستقبل میں پاک سعودی تعلقات میں مزید بہتری آئے گی۔ مکتب الدعوة کے ڈائریکٹر نے پاکستان سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہوئے پاکستانی عوام کے جذبہ اسلام کی تعریف کی اور پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا۔ شرکاء وفد میں چوہدری محمد یوسف سلفی، مولانا عبدالرؤف، قاری ظہیر احمد ہزاری، ڈاکٹر محمد انور، ڈاکٹر حافظ طاہر محمود، سید عتیق الرحمن شاہ محمدی، حافظ محمد الیاس چوہدری، حافظ عابد رشید، مولانا عنایت اللہ، چوہدری محمد ارشد، حافظ محمد شفیق شیخ، چوہدری محمد شفیق، بروفسر سعد کلیری، چوہدری محبوب احمد، ڈاکٹر محمد رفیق بھٹی اور قاری محمد صدیق شامل تھے۔

# احکام و مسائل

جناب مولانا مولانا  
ابو محمد عبدالستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ

مقام: کابینہ مجلس اعلیٰ پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

## نماز قصر کی علت اور حکمت

**سوال**

آج کل جب ہم سفر کرتے ہیں تو ذرائع سفر کے آرام وہ ہونے کی بناء پر ہمیں سفر کا احساس نہیں ہوتا۔ مثلاً ہوائی سفر انتہائی آرام دہ اور جلدی طے ہو جاتا ہے کیا ایسے حالات میں بھی نماز قصر کی جاسکتی ہے؟ وضاحت فرمائیں۔

**جواب**

قرآن کریم میں نماز قصر کی وجہ سفر کو ظہر لایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب تم سفر کے لیے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر تم نماز میں اختصار کرو۔“ (النساء: ۱۰۱) احادیث میں مسافت کی تعیین بھی کی گئی ہے جو نماز قصر کا باعث ہے۔ چنانچہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد خاص جناب یحییٰ بن یزید نے آپ سے نماز قصر کے لیے مسافت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے جواب دیا کہ جب رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ کا سفر کرتے تو نماز قصر فرماتے۔“ (مسلم، صلوٰۃ المسافرين: ۶۹۱)

واضح رہے کہ حدیث میں تین میل کی بجائے تین فرسخ مراد لینا زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ اس میں تین میل بھی آ جاتے ہیں۔ پھر ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسافت اگر نو میل ہو تو اپنے شہر یا گاؤں کی حد سے نکل کر نماز قصر کی جاسکتی ہے۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ نو میل سے مراد حجازی ہیں حجازی میل دو ہزار چھ صد پچیس گز کا ہوتا ہے جبکہ ہمارے ہاں برطانوی میل ایک ہزار سات صد ساٹھ گز کا ہے۔ نو میل حجازی کی مقدار موجودہ نظام کے مطابق تقریباً بائیس کلومیٹر بنتی ہے اس مسافت پر نماز قصر کی جاسکتی ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ مسافر کو تنگی اور مشقت سے محفوظ رکھا جاسکے۔ چونکہ نماز قصر کی علت اور وجہ ایک محدود مسافت ہے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے لہذا جب بھی مسافت شرعی موجود ہوگی وہاں نماز قصر کا حکم ہوگا خواہ وہ کتنی ہی پر آرام کیوں نہ ہو۔ اگر مسافت شرعی سے کم سفر ہو وہاں نماز قصر نہیں کی جاسکے گی خواہ وہ کتنی ہی پر مشقت کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ یہاں قصر کی علت موجود نہیں۔ اسے ایک مثال سے آسانی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ شہروں میں بڑے بڑے چوک آتے ہیں وہاں ٹریفک کنٹرول کرنے کے لیے سبز اور سرخ بتیاں ہوتی ہیں سرخ بتی گاڑی رک جانے کی علامت ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ گاڑیوں کا ٹکراؤ نہ ہو اب جہاں سرخ بتی جل رہی ہوگی وہاں گاڑی کا روکنا ضروری ہے۔ اگرچہ وہاں تصادم یا ٹکراؤ کا اندیشہ نہ ہو۔ علت اور حکمت میں یہی فرق ہے جس مقام پر نماز قصر کی علت شرعی مسافت ہوگی وہاں نماز قصر پڑھنا ہے خواہ وہ مسافت کتنی آرام دہ ہو جیسا کہ ہوائی سفر ہوتا ہے۔ اور جہاں علت قصر یعنی شرعی مسافت نہیں ہوگی جیسا کہ دو تین میل دشوار گزار پہاڑی سفر ہو وہاں نماز قصر نہیں پڑھی جائے گی اگرچہ پر مشقت سفر ہے لیکن شرعی مسافت نہیں۔ واللہ اعلم!

## تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان

**سوال**

وزارت مذہبی امور پاکستان کا پروگرام ہے کہ اسلام آباد کی تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان دی جائے اسے اتحاد اور یک جہتی کی علامت قرار دیا جا رہا ہے۔ کیا شریعت میں اس امر کی گنجائش ہے کہ تمام مساجد میں ایک ہی وقت اذان دی جائے؟

**جواب**

وزارت مذہبی امور اور پاکستان کی طرف سے اتحاد و یکجہتی کا جذبہ نہایت قابل قدر اور لائق تعریف ہے، لیکن ہمارے یہاں مختلف مکاتب فکر پائے جاتے ہیں ان میں فکری ہم آہنگی انتہائی ضروری ہے۔ فکری ہم آہنگی کے بغیر تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان دینے سے اتحاد و یکجہتی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔ ہمارے رجحان کے مطابق درج ذیل آیات کو محور بنا کر مختلف ممالک میں فکری ہم آہنگی پیدا کی جائے:

❖ اختلاف کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔“ (الشوری: ۱۰)

❖ تمنا عہ امور میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کیا جائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر کسی معاملہ میں تمہارے درمیان نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پھیر دو۔“ (النساء: ۵۹)

❖ پیروی صرف اس امر کی ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو۔“ (الاعراف: ۳)

اگر مذکورہ بالا آیات کو محور بنا کر اتحاد و یکجہتی کی کوشش کی جائے تو امید ہے کہ یہ کوشش سودمند اور شمر آور ثابت ہوگی بصورت دیگر اختلافات میں مزید اضافہ ہوگا۔  
پھر تمام مساجد میں بیک وقت اذان دینے سے مسائل حل نہیں ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا نہیں تھا کہ مدینہ طیبہ کی تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان ہوتی تھی بلکہ مختلف مساجد میں اذان اور جماعت میں تھوڑا فرق تھا۔ جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز عشاء رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کرتے پھر اپنی قوم کے ہاں تشریف لاتے اور انہیں نماز عشاء پڑھاتے۔ (بخاری، الاذان: ۷۱۱)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بنی سلمہ کی مسجد کے امام تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عشاء باجماعت ادا کرتے، پھر اپنی قوم کی امامت کراتے تھے۔ (فتح الباری: ج ۲، ص ۲۵۶)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز عصر ادا کی پھر وہ نکلا اور انصار کے پاس سے گزرا جو نماز عصر بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کر رہے تھے تو اس نے کہا: ”وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا ہے۔“

چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخ ہو گئے حالانکہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔ (بخاری، اخبار الاحاد: ۷۲۵۲)  
رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ایسا کرتے تھے کہ اپنی مسجد میں نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو وہ دوسری مساجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل واقعات سے معلوم ہوتا ہے:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ اگر اپنی مسجد میں نماز باجماعت ادا نہ کر سکتے تو دوسری مساجد کا رخ کرتے اور وہاں باجماعت نماز ادا کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳، ص ۲۰۵)  
سیدنا اسود رضی اللہ عنہ کی نماز باجماعت رہ جاتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ (بخاری، الاذان: باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ: ۳۰)  
سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اگر کسی مسجد میں جاتے جہاں جماعت ہو چکی ہوتی تو آپ کسی دوسری مسجد کی اذان سنتے تو وہاں جا کر نماز باجماعت ادا کرتے۔ (مصنف عبد الرزاق: ج ۱، ص ۵۱۵)  
ان احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ قرون اولیٰ میں اذان دینے کا ایک وقت نہیں تھا بلکہ مختلف مساجد میں اذان دینے کے اوقات بھی مختلف ہوتے تھے اس لیے تمام مساجد میں ایک وقت اذان دینا محل نظر ہے۔ واللہ اعلم!

### اذان مغرب بلا وجہ مؤخر کرنا

#### سوال

وزیر مذہبی امور پاکستان نے نظام اقامت صلوٰۃ کے متعلق علماء سے رائے لی ہے علماء نے میٹنگ کرنے کے بعد نماز مغرب کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے کہ غروب آفتاب کے پانچ منٹ بعد اذان دی جائے البتہ رمضان میں افطاری سائرن پر ہوگی کیا یہ فیصلہ کتاب و سنت کے مطابق ہے؟

#### جواب

ہماری مساجد میں جو اذان دی جاتی ہے یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے نماز مغرب کی اذان کا وقت غروب آفتاب ہے جیسا کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے چنانچہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز مغرب اس وقت پڑھاتے جب سورج غروب ہو جاتا۔ (بخاری، مواقیت الصلوٰۃ: ۵۶۰)

اسی طرح سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا۔ (بخاری، مواقیت الصلوٰۃ: ۵۶۰)  
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں نمازوں کے لیے جو نظام اوقات جاری کیا تھا اس کے مطابق نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب کو قرار دیا گیا۔ (موطا امام مالک، مواقیت الصلوٰۃ: ۶۰)  
ان واضح نصوص کی موجودگی میں نماز مغرب کے لیے اذان کو بلا وجہ پانچ منٹ دیر کرنا اللہ کے دین میں مداخلت ہے۔ پھر افطاری کے لیے اذان کی بجائے سائرن کی آواز کا انتخاب بھی سخت محل نظر ہے۔ جبکہ قرون اولیٰ سے لے کر اب تک رمضان المبارک میں افطاری اذان کہنے سے ہوتی آرہی ہے۔ اب اذان کے بجائے سائرن بجانا ایک بہتر چیز کی بجائے گھٹیا چیز کا انتخاب کرنا ہے۔ جیسا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: ”کیا تم ایک بہتر چیز کے بجائے گھٹیا درجے کی چیز لینا چاہتے ہو۔“ (البقرہ: ۶۰)

ہمارے رجحان کے مطابق جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب کے لیے اذان دینا ہی مسنون عمل ہے اور اسی پر روزہ افطار کرنا چاہیے۔ اذان کو بلا وجہ مؤخر کرنا اور اس کے بجائے سائرن پر روزہ افطار کرنا ہمارے نزدیک درست نہیں۔ واللہ اعلم!



# افضل ترین اعمال اعلیٰ ترین جزاء

مزمع

جناب عبدالقدیم عبدالستار

نقحرانی

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

29 جمادی الثانی 1437ھ / 08 اپریل 2016ء

حمد و ثناء کے بعد

مسئلہ: جس طرح تخلیق و تدبیر میں اللہ تعالیٰ منفرد و اکیلا ہے اسی طرح انتخاب اور فضیلت عطا کرنے میں بھی وہ اکیلا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الشُّيْءُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۰﴾

تیسرا سب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور (وہ) تم پر کسی شے کا کام کے لیے جسے چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے، یہ انتخاب ان لوگوں کے کرنے کا کام نہیں۔ اللہ پاک ہے اور بہت بالاتر ہے اُس شے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (القلم)

اللہ تعالیٰ اپنے کامل علم کی وجہ سے جسے چاہے

فصوص فضیلت عطا فرما دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا کسی کو منتخب کر کے خاص الخاص بنا دینا یا اس کی ربوبیت، وحدانیت اور کامل حکمت و قدرت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ کائنات کے کاموں کیلئے اس

نے اپنی ساری مخلوق میں سے فرشتوں کو منتخب فرمایا، انہیں نور سے پیدا کیا اور اپنی بادشاہت کے کاموں کی باگ ڈور انہی کے سپرد کر دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۱۰﴾ (التحویم)

”وہ کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔“

پھر اللہ رب العزت نے اولاد آدم کو عزت سے نوازا اور انہی میں سے انبیاء کرام اور رسول منتخب فرمائے خصوصاً ہمارے پیارے پیغمبر محمد ﷺ کو انہی میں سے چن لیا اور آپ ﷺ کو اپنے خصوصی فضل و احسان سے نوازا۔ آپ ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم کا سردار اور معزز ترین انسان بنایا، رسول گرامی ﷺ باقی تمام انبیاء کرام اور رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ آپ ﷺ کے صحابہ

باقی انبیاء، رسل کے ساتھیوں اور حواریوں سے بہتر تھے، ایک مثالی دور کے باشندے تھے، صحابہ کرام جیسا نہ کوئی پہلے آیا نہ اب آئے گا۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بہترین لوگ میرے دور کے ہیں، پھر دوسرا درجہ ان کے بعد والوں کا ہے اور جو ان کے بعد ہوں گے وہ بھی بہتر ہیں۔“

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

”صحابہ کرام فقہ، علم، دین اور ہدایت میں ہم سے بہت بہتر تھے، ان سے علم حاصل کیا جاتا رہا اور لوگوں نے ان کے توسط سے راہ حق اختیار کی۔“

صحابہ کرام کی آراء ہماری آراء سے بہتر ہیں۔ یہ

**جنت کی افضل ترین نعمتوں میں سے ایک اہم ترین نعمت دیدار الہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے حجاب ہٹائیں گے، جنتیوں کے لیے اس دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔**

امت 700 امتوں میں سے آخری امت ہے۔ یہ باقی تمام امتوں سے بہتر امت ہے۔ اہل جنت کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 اس امت کی صفیں ہوں گی اور باقی 40 صفیں دوسری تمام امتوں کی۔

اللہ کے ہاں معزز ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ کے قریب سے دو آدمی گزرے ان میں سے ایک غریب اور فقیر مسلمان تھا اور دوسرا قوم کا سردار۔ نبی ﷺ نے غریب آدمی کے متعلق فرمایا: ”یہ قوم کے سردار سے کہیں بہتر ہے۔“

جنت ایک بڑی بادقار مہمان نوازی ہے جو اللہ نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کی ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے بقدر جگہ دنیا

اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ جنت کا بہترین حصہ جنت الفردوس ہے۔ کیونکہ یہ جنت کا بلند ترین مقام ہے اور جنت کی نہریں وہیں سے نکلتی ہیں اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔

جنت کی افضل ترین نعمتوں میں سے ایک اہم ترین نعمت دیدار الہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے حجاب ہٹائیں گے، جنتیوں کے لیے اس دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھی فضیلت والے کافی مقامات بنائے ہیں، ان میں افضل ترین مقام وہ جگہ ہے جہاں پر بندہ رضائے الہی اور قربت الہی حاصل کر لے، مکہ مکرمہ بہترین گوشہ زمین ہے اور اللہ کو بھی بہت محبوب ہے۔ یہ حرمت والا شہر ہے اور یہی مسلمانوں کا قبلہ بھی ہے۔ مسجد حرام زمین کی سب سے پہلی مسجد ہے، اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی ایک لاکھ نماز سے زیادہ ہے۔ اسی شہر میں مناسک حج ادا کئے جاتے ہیں جن کی ادائیگی کیلئے دنیا کے ہر کونے سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔

مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا مقام ہے، یہ حرمت والا شہر ہے۔ مدینہ کی برکت مکہ سے دگنی ہے۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ کی مسجد ہے، جس میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔

مدینہ منورہ میں مسجد قباء بھی واقع ہے، جو آدمی اپنے گھر سے با وضو ہو کر مسجد قباء میں آ کر دو رکعت نفل ادا کرے اس کے لیے ایک عمرے کا ثواب ہے۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، یہ مسجد رسول اللہ ﷺ کی معراج کے موقع پر مقام سیر بھی تھی۔

ثواب کی نیت سے صرف ان تین مساجد کی طرف ہی سفر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی۔ مسلم شریف میں روایت ہے کہ زمین پر اللہ کو محبوب ترین

مقام مسجدیں ہیں، جبکہ ناپسندیدہ مقامات بازار ہیں۔

یاد رکھو! ایسے مقامات جہاں پر ذکر الہی کیا جاتا ہے، وہ جنت کے باغیچے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو قوم اللہ کے گھر میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرے، ایک دوسرے کو قرآن سکھائیں تو ان پر اللہ کی طرف سے سکون اور الطمینان نازل ہوتا ہے۔ رحمت الہی ان کا احاطہ کر لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ہاں فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

یہ زمانہ اور ہماری زندگی کا یہ وقت آخرت کی تیاری کیلئے ہمیں دیا گیا ہے، غفلت نہ ہو کہ جو اپنی ان سانسوں کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت سے بھرپور فائدہ اٹھائے۔ مہینوں میں افضل ترین مہینہ رمضان کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور اسی ماہ میں قرآن کو نازل فرمایا ہے۔ اسی طرح حرمت والے

مہینوں کی اللہ کے ہاں بے پناہ قدروں مندرجہ ہیں ان مہینوں میں ارتکاب گناہ اللہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔

دنوں میں افضل ترین دن یومِ نحر یعنی قربانی کا دن پھر یومِ عرفہ ہے۔

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے گئے نیک اعمال اللہ کو بہت ہی پسند ہیں اور بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ جمعے کے دن ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس میں اگر بندہ نماز پڑھے اور اللہ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

رمضان المبارک کی آخری دس راتیں بہت ہی بابرکت ہیں۔ سال کی بہترین رات قدر والی رات ہے اور لیلة القدر ہزار مہینوں سے افضل رات ہے۔

رات کا آخری حصہ انتہائی قیمتی لمحات میں شمار ہوتا ہے۔ ان لمحات میں باری تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور اپنے بندوں سے اظہارِ محبت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

”کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کر لوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کر دوں۔ کوئی ہے جو مجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے اور میں اس کے تمام گناہ معاف کر دوں۔“ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ قول اور عمل کو شرف قبولیت

سے نوازتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَصْعَدُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ (فاطر: ۱۰)

”اُس کے ہاں صرف پاکیزہ چیز ہی اوپر چڑھتی ہے اور عملِ صالح ہی اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔“

بندے کے نیک اعمال اللہ کے ہاں ذخیرہ ہو رہے ہیں۔ انہی اعمال کی بدولت بندہ خوش بختی، نجات اور کامیابی حاصل کرے گا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے کئے گئے اعمال سے زیادہ نوازے گا۔ جو بندہ فرائض و نوافل کا اہتمام کر کے قربت الہی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ فرائض میں سب سے اہم اور بڑا فرض یہ ہے کہ بندہ ذات الہی پر سچا ایمان اور پختہ یقین کر لے۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ سے سوال

فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا۔“

دلوں میں سب سے خوبصورت اور بہترین دل قلبِ سلیم ہے کہ جس کے درست ہونے سے انسانی جسم کے تمام اعضاء درست رہتے ہیں۔

آخرت کے دن مال اور اولاد کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے اور اس دن کامیاب وہی ہو گا جو اللہ کے ہاں قلبِ سلیم لے کر آیا۔ سلف صالحین اس لئے سبقت لے گئے کہ انہوں نے اپنا باطن بھی درست کر لیا تھا۔

ابوبکر المزنی کہتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام سے سبقت لے جانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز اور روزے سے سبقت نہیں لے گئے تھے بلکہ یہ مقام انہوں نے دل کی اصلاح سے حاصل کیا تھا۔ اہل علم کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دل میں محبت الہی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ اللہ کی مخلوق کے بہت خیر خواہ تھے۔

خلوص دل سے عبادت الہی کرنا ہر بھلائی اور کامیابی کی بنیاد ہے۔ بہترین ہدایت ”ہدایت مصطفیٰ“

کیا گیا کہ افضل ترین عمل کون سا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا۔“

دلوں میں سب سے خوبصورت اور بہترین دل قلبِ سلیم ہے کہ جس کے درست ہونے سے انسانی جسم کے تمام اعضاء درست رہتے ہیں۔

ہے۔ آپ ﷺ کی ہدایت کی پیروی عمل کی قبولیت اور برکت کا سبب ہے۔

کلمہ توحید اسلام کا شعار اور جنت کی کنجی ہے۔ اس کلمہ میں سارے کا سارا دین سما جاتا ہے اور یہ ایمان کا افضل اور اعلیٰ ترین حصہ ہے۔ بخاری و مسلم میں حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایمان کی ۷۰ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے بہترین شاخ کلمہ توحید ہے۔

رضائے الہی کیلئے محبت اور عداوت رکھنا دین اور اس دین کے ماننے والوں کے لیے قلعے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس نے اللہ کی خاطر محبت کی، اللہ کی خاطر عداوت کی، اس کا ایمان مکمل ہو گیا اور اس کے ذریعے سے محبت الہی اور دین کی محاسن بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

نماز بندے اور رب کے درمیان رابطے کا ذریعہ

ہے۔ یہ انسان کا افضل اور پاکیزہ ترین عمل ہے۔ یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے اور اس کا مضبوط ستون ہے۔ یہی نماز مسلمانوں اور کافروں کے درمیان فرق کرنے والی چیز ہے۔ نماز کو مسجد

میں باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔ باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے بہتر ہے۔ نماز میں سب سے زیادہ اجر کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کے لئے زیادہ قدم چل کر آتے ہیں۔ مردوں کی بہترین صفیں پہلی صفیں ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں۔

سب سے بہترین نماز وہ ہے جس میں لمبا قیام کیا جائے اور بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب حالتِ سجدہ میں ہوتا ہے اور خواتین کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے لیکن فرض نماز اس کی بھی مسجد میں بہتر ہے۔

فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کو پڑھی جانے والی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے۔ اللہ کو محبوب ترین قیام اللیل داؤد علیہ السلام کا ہے۔ وہ نصف رات تک سوتے تھے، پھر رات کا ایک تہائی حصہ قیام کرتے تھے۔ فجر کی دو رکعتیں دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔ اور صدقہ و خیرات کرنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ بجھا دیتا ہے۔ صدقہ کرنا ایمان کی

دلیل اور عمدہ عمل ہے۔ نبی ﷺ سے بہترین اسلام کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرتے ہوئے کھانا کھانا اور ہر جانے انجانے شخص کو سلام کرنا۔“ (بخاری و مسلم)

بہترین صدقہ وہ ہے جو اس حالت میں کیا جائے کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے اور دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ مخفی صدقہ کرنا ظاہری صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس میں ریاکاری کا شبہ نہیں ہوتا۔ اگر صدقہ کے اظہار میں کوئی مصلحت ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً اسے دیکھ کر لوگوں میں صدقہ کا شوق پیدا ہو جائے اور ایسے سات خوش نصیب جنہیں عرش الہی کا سایہ نصیب ہوگا ان میں ایک وہ ہوگا جس نے چھپا کے صدقہ کیا اور یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

شکست کی مدد کرنا بھی صدقہ ہے اور جس نے کسی سے قرض لیا اور وہ قرض چکانے کا ارادہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔ سب سے بہترین وہ مقروض ہیں جو اچھے طریقے سے قرض ادا کر دیں۔ روزہ آگ سے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ روزہ دار کے منہ سے آنے والی مہک اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ ماہ رمضان کے بعد افضل ترین روزے ماہ محرم کے ہیں۔ نفلی روزوں میں اللہ تعالیٰ کو صوم داؤدی پسند ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ عمرہ کرنا ایک عمرے سے دوسرے عمرے کے درمیان سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہی ہے اور عمدہ ترین حج تمتع ہے ایسے آدمی کے لیے جو قربانی ساتھ لے کر نہیں آیا۔ دوران حج حلق کروانا قصر کروانے سے بہتر ہے۔ قربانی والے دن قربانی ذبح کرنے سے زیادہ افضل عمل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

شام یا صبح کا ایک پہرہ اللہ کی راہ میں صرف کرنا دنیا میں سے بہتر ہے، ایک دن اور رات کا پہرہ ایک مہینے کے روزوں اور قیام کرنے سے بہتر اور افضل ہے اور دنیا یا جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ یہ بھی جان لو کہ علم عمل سے پہلے علم امام ہے اور عمل اس کا

تابع ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علماء اور جاہلوں کو برابر قرار نہیں دیا بلکہ ان میں فرق ہے۔ علم کی فضیلت عبادت گزار پر اسی طرح ہے جیسے چاند کو تمام ستاروں پر برتری حاصل ہے۔

لوگ مختلف طبیعتوں کے مالک ہوتے ہیں اگر یہ دین میں فہم حاصل کر لیں تو جو لوگ جاہلیت میں افضل ہیں، وہی اسلام میں بھی بہترین ہو جاتے ہیں، مخلوق میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن کو سیکھیں یا سکھائیں۔ سفیان بسید کہتے ہیں: ”طلب علم سے افضل عمل کوئی نہیں ہو سکتا بشرطیکہ نیت خالص ہو۔“

انسانی زبان کی افضل ترین جنبش ذکر الہی ہے۔ ذکر الہی میں افضل ترین ذکر اللہ رب العالمین کے کلام قرآن مجید کا ہے اور یہ کتاب آسمانی کتابوں میں افضل

**انسان زبان کی افضل ترین جنبش ذکر الہی ہے۔ ذکر الہی میں افضل ترین ذکر اللہ رب العالمین کے کلام قرآن مجید کا ہے اور یہ کتاب آسمان کتابوں میں افضل ترین کتاب ہے۔**

آجائے تو یہ اس کیلئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ جو راہ حق کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے اس کیلئے بھی اتنا اجر و ثواب ہے جتنا اس کی دعوت پر عمل کرنے والے لوگوں کو ملے گا۔

دعوت و تبلیغ میں سب سے اہم اور بنیادی چیز توحید الہی اور عبادت ہے، اسی طرح لوگوں کو شرک سے بچانا اور خدا کی ناراضی سے بچانا بھی اہم ترین دعوت ہے۔ لوگوں کی آپس میں صلح کروانا قربت الہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی عمل سے آپس میں محبت اور پیار بڑھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کے لیے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کے لیے

کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایسا کرے گا اُسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے۔“ (النساء: 41)

اس عمل کے مفید ترین ہونے کی وجہ سے اس پر عمل کرنا بالخصوص روزہ دار، نمازی اور سخاوت کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا ضرور بتلائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کی آپس میں صلح کروانا (نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل عمل ہے۔)

انسان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے، اس کی مخلوق سے نیکی کرے، حسن سلوک اور نیکی کے سب سے زیادہ حق دار والدین ہیں۔ حقوق العباد میں والدین کی خدمت اہم ترین عمل ہے اور ایمان لانے کے بعد یہ افضل ترین عمل ہے۔ والدین کے بعد تمام قریبی پھر زیادہ قریبی رشتہ دار حسن سلوک کے مستحق ہیں۔

لوگوں سے میل جول رکھنے والا مومن آدمی جو لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں کو برداشت کر کے ان پر صبر کرتا ہے، وہ ایسے مسلمانوں سے بہت بہتر ہے جو نہ تو ان سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان سے ملنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔ لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے جو

ترین کتاب ہے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جس نے دن میں 100 مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شئی قدید پڑھ لیا، اس سے بہتر عمل تو کسی کا نہیں ہو سکتا سوائے اس آدمی کے جو یہی عمل زیادہ مرتبہ کر لے۔“

اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ ہے۔

مسلم شریف میں حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمہ مجھے روئے زمین کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔“

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر آسان ہیں، میزان میں وزنی ہیں، رحمن کو بہت محبوب ہیں اور وہ یہ ہیں:

سبحان اللہ و بحمدہ۔ سبحان اللہ العظیم۔ دعوت و تبلیغ انبیاء کرام کا شیوہ ہے۔ اللہ کی طرف بلائے والے انسان کی بات سے کوئی بات افضل نہیں ہو سکتی۔ اسی عمل کی وجہ سے امت محمدیہ کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اگر کسی کے ذریعے سے ایک آدمی بھی راہ راست پر

## اظہارِ تشکر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام ڈویژنل بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس فیصل آباد کی شاندار تاریخی اور فقید المثال کامیابی پر ہم اللہ کے حضور سربسجود ہیں اور فرمانِ مصطفیٰ ﷺ "ومن لہد یشکر الناس لہ یشکر اللہ" کے مصداق مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس فیصل آباد ڈویژن کے تمام ضلعی/شہری تحصیل عہدیداران، علمائے کرام و کارکنان اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے اساتذہ کرام و طلبہ کے بھی شکر گزار ہیں جن کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد سے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوئی۔

مولانا محمد نعیم ہٹ ..... سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب  
پروفیسر حافظ عبدالستار حامد ..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب  
میاں محمود عباس ..... ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

حسن ظن رکھتا ہے۔ جو ذات الہی پر حسن ظن رکھے اللہ اسے کبھی رسوا نہیں کرتا! اسے کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرتا پڑتا۔ جو آدمی مختلف قسم کے پسندیدہ اعمال سرانجام دیتا رہے اور اعلیٰ ترین اعمال کرتا رہے تو دنیا اور آخرت میں اسے ملنے والی نعمتوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جو آدمی ہر قسم کی نیکی کر کے اجر و ثواب حاصل کرتا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو صرف ایک قسم کی نیکی کر کے باقی نیکیوں سے محروم رہے۔

### دوسرا مخطیہ

اے اہل اسلام! خوش سستی اور دل کی پاکیزگی قربت الہی تلاش کرنے میں ہے۔ اطاعت الہی سے اللہ کی محبت اور اللہ کیلئے محبت دونوں مل جاتی ہیں۔ یہ دنیا دار العمل ہے! یہ ایک میدان ہے جس میں ایک مقابلہ جاری ہے۔ توفیق الہی سے ہمکنار آدمی اپنی وفات سے پہلے پہلے نیک اعمال کی جلدی کرتا ہے۔ ان جلدی کر نیوالوں کا مقابلہ کیجئے۔ ہمیشہ سستی اور کاہلی کو ہی اپنا کر اوڑھنا بچھوٹا نہ بنائیے۔ اطاعت والے کام ضرور انجام دیں اور افضل و اعلیٰ ترین اعمال کی کوشش میں لگ جائیے۔ اے اللہ! دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں کے احوال بہتر فرما۔ اے اللہ! ان کے گھروں کو امن و امان کا گہوارہ بنا۔ اے اللہ! انہیں اپنے دین کی طرف اچھے طریقے سے لوٹا دے۔ اے اللہ! اے عزت و جلال والے رب ان کی صفوں کو متحد فرما۔ اے اللہ! ہمارے فرماں روا کو اپنی ہدایت سے نواز۔ اس کے اعمال کو اپنی رضامندی میں شامل فرما۔ اے اللہ! اے عزت و جلال والے رب! تمام مسلم حکمرانوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے والا بنا اور انہیں نفاذ شریعت کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

ثواب ملے گا، مگر صحابہ کرام کے شرف صحبت کا مقام اس سے زیادہ ہے۔ پر فتن حالات میں ثابت قدمی سے عبادت کرنیوالے کو نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔ فتنے ایسی آزمائش ہیں ان میں بیٹھا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہے ان فتنوں سے اپنے آپ کو بچانا ہی سلامتی ہے۔

دنیا محنت کوشش کی جگہ ہے، انسان کی عمدہ ترین کمائی اس کی محنت کی کمائی ہے۔ سب سے بہترین نوالہ وہ ہے جو وہ اپنی محنت کی کمائی سے کھاتا ہے۔ یہی پاکیزہ ترین نوالہ ہے۔ یہ ایسا بہترین نوالہ ہے جو وہ اپنی اولاد کو بھی کھاتا ہے۔

انسان محنت کرے، رسی اٹھائے، لکڑیاں کاٹے، انہیں بیچ کر اپنا پیٹ بھرے یہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگنا شروع کر دے اور لوگ چاہیں تو اسے کچھ دے دیں یا نہ دیں۔ ساری دنیا ساز و سامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان انسان کی نیک بیوی ہے۔

بہترین نکاح وہ ہے جو آسانی سے بغیر مشقت کے ہو۔ ایسے نکاح میں برکت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ کو محبوب ترین نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب سے سچے نام حارث اور ہام ہیں۔ افضل ترین چیز جس سے سفید بالوں کو رنگا جائے وہ مہندی ہے۔

بہترین دوا اور علاج سیگی ہے۔ بہترین اور افضل ترین پانی زمزم ہے۔ یہ بابرکت پانی بھوکے کیلئے کھانا اور بیمار کیلئے شفا ہے۔

اے اہل اسلام! مومن ہمیشہ افضل، اعلیٰ، مکمل اور بہترین اعمال کا متلاشی رہتا ہے۔ مومن ہمیشہ ذات الہی پر

ان کے لیے مفید ہو اور ان سے حسن سلوک کرتا ہو۔ جو اپنے لیے چاہتا ہے وہی دوسروں کیلئے پسند کرتا ہے اور ان سے خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی طرف سے بچنے والی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔ بہترین اور کامل ایمان والا آدمی وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہارے اندر افضل ترین وہ لوگ ہیں جن کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔"

روز قیامت انسان کے نامہ اعمال میں روزی ترین عمل اس کا حسن اخلاق ہوگا۔

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے لیے بہتر ہے۔ اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لیے اچھا ہے۔ بہترین حاکم وہ ہیں جو تم سے محبت کریں اور تم ان سے محبت کرو، لوگوں میں بہترین وہ ہیں جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہتر ہیں۔

اللہ کو محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر عمل پیرا ہونے والا آدمی اسے مستقل مزاجی سے سرانجام دے اگرچہ وہ عمل چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ مستقل مزاجی سے کیا گیا تھوڑا عمل کبھی کبھار کی گئی بڑی نیکی سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

اللہ کے نزدیک بہترین دین دینِ حنیف ہے جس میں آسانی ہی آسانی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اگر دو کاموں میں کسی ایک کے انتخاب کا حکم دیا جاتا تو آپ ﷺ ان دونوں میں سے آسان کا انتخاب فرماتے! جب تک اس میں خدا کی نافرمانی نہ ہوتی، اگر اس میں اللہ کی نافرمانی کا شائبہ بھی پایا جاتا تو آپ ﷺ اس کام سے سب سے زیادہ دور ہوتے تھے۔

طاقت ور، مضبوط اور با اثر مومن ایک ناتواں اور کمزور عمل والے مومن کی نسبت اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔ جب ارتکابِ گناہ کے وسائل بڑھ جاتے ہیں تو طاقتور مومن کی ثابت قدمی میں تقویت آ جاتی ہے اور وہ عرش الہی کا سایہ حاصل کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس آدمی کو ایک خوبصورت اور منصب والی عورت دعوتِ گناہ دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں تو اس کیلئے عرش الہی کا سایہ ہوگا۔"

مشکل ترین حالات میں صبر کر کے احکاماتِ شریعت کی پابندی کرنیوالے کو پچاس صحابہ کرام کے برابر

## تحفظ نسواں بل

## نقد و تحریز

تحریز

جناب حافظ صلاح الدین یوسف

تحفظ نسواں بل ۲۰۱۶ء پنجاب کی صوبائی اسمبلی سے جب سے پاس ہوا ہے اس کی مخالفت اور حمایت نہایت شد و مد سے جاری ہے۔

مخالفت کرنے والے بلا تفریق مسلک و مشرب علمائے کرام اور تمام دینی جماعتیں ہیں۔ کسی بھی مذہبی مکتب فکر کی حمایت اس کو حاصل نہیں۔

حمایت کرنے والے کون ہیں؟ ایک تو اس کے بنانے والے اور وہ ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب کے امن وامان سے متعلق خصوصی یونٹ‘ خواتین کے حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیمیں‘ انسانی حقوق کے کارکن اور پنجاب اسمبلی کی خواتین ارکان۔ (روزنامہ ”نوائے وقت“ ۲۱ مارچ ۲۰۱۶ء، مضمون شہزاد خالد)

ان میں دیکھ لیجیے ایک بھی عالم دین یا ایسی شخصیت نہیں جسے علوم دینیہ میں مہارت یا کم از کم ضروری شناسائی ہی ہو۔

حمایت کرنے والوں کی دوسری قسم وزراء و دیگر وابستگان حکومت اور ان اراکین اسمبلی پر مشتمل ہے جنہوں نے کچھ عرصہ قبل تعلیمی اداروں میں رقص و سرود کی محفلوں کے انعقاد کے خلاف پاس ہونے والے بل کی مخالفت کر کے اس کو ختم کروا دیا تھا اور ان حیا باخته پروگراموں اور بے ہودگیوں کو جاری رکھنے پر اصرار کیا اور اس ”حق“ کو تسلیم کروایا۔ اس سے ان اراکین کی اسلام سے وابستگی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

تیسری قسم ان خواتین کی ہے جنہوں نے این جی اوز (غیر سرکاری تنظیمیں) قائم کر رکھی ہیں جن کا مقصد ہی مسلمان عورت کو بے پردہ کر کے اور بے حیا بنا کر مردوں کے دوش بدوش کھڑا کرنا ہے تا کہ اسلامی معاشرہ اپنی اسلامی خصوصیات سے محروم ہو کر مغربی تہذیب کو اپنالے۔ اسلامی معاشرے کی اصل خصوصیت کیا ہے؟

عورت تعلیم کے ساتھ ساتھ حیا و عفت کے جذبہ و تصور سے آراستہ ہو اور اپنی فطری خصوصیات اور فطری مقاصد کے مطابق گھر کی چار دیواری کے اندر امور خانہ داری‘ خاوند کی خدمت و اطاعت‘ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت وغیرہ سرانجام دے۔ یا پھر ان کے ساتھ جزوی طور پر ایسے کام کر لے جن میں مردوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔ جیسے پرائمری سکولوں میں تعلیم‘ بطور لیڈی ڈاکٹر‘ مریض عورتوں کا علاج وغیرہ۔

مغربی تہذیب کیا ہے؟ جس کے فروغ کے لیے مذکورہ تنظیمیں سرگرم ہیں اور جس کے لیے ان تنظیموں اور ان کے بانیوں کو مغرب کے استعماری اور اسلام دشمن ممالک یا تنظیموں کی طرف سے بھاری مقدار میں فنڈز مہیا کیے جاتے ہیں؟

**عورت تعلیم کے ساتھ ساتھ حیا و عفت کے جذبہ و تصور سے آراستہ ہو اور اپنی فطری خصوصیات اور فطری مقاصد کے مطابق گھر کی چار دیواری کے اندر امور خانہ داری‘ خاوند کی خدمت و اطاعت‘ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت وغیرہ سرانجام دے۔**

وہ تہذیب ہے کہ مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں کو معاشی مشین کا گھل پڑہا جاتا ہے۔ وہ گھر کی چار دیواری کو خیر باد کہہ کر ملوں‘ فیکٹریوں میں کام کرنے‘ دفاتروں میں کلرکی اختیار کرے یا افراد کی بانہوں میں جھولے۔ راتوں کو کلبوں میں مردوں کے ساتھ ڈانس کرے اور ہر وہ کام کرے جو اسلام میں اس کے لیے ناپسندیدہ ہے لیکن مغربی تہذیب میں پسندیدہ ہے۔ جیسے بے پردگی‘ نا عزم مردوں کے ساتھ بے باکانہ اختلاط‘ مردوں کے ساتھ دوستی اور ان کے ساتھ سیر سپاٹا وغیرہ۔ یہ خواتین اس بل کی حمایت کیوں نہیں کریں گی۔ اس بل نے تو ان کی آرزوں اور مقاصد کے ہفت خواں کو ایک ہی جُست میں طے کر دیا ہے۔ اگر خدا نخواستہ یہ بل

واقعی نافذ ہو گیا تو پاکستان میں بھی مغرب کی طرح خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور عورت یکسر غیر محفوظ ہو جائے گی۔ اس مقصد کے حصول میں مغرب اپنی ایجنٹ خواتین کے ہزار جتن کے باوجود ابھی تک خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا تھا۔ لیکن حکومت پنجاب مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے جس طرح پہلی جماعت ہی سے انگریزی مسلط کر کے مغرب کے طوق غلامی کو ہر مسلمان بچے کے زیب گلو کر دیا ہے اب مسلمان عورت کے لیے وہ نظام بھی تجویز کر دیا ہے جس سے چند سالوں میں نہایت تیزی سے وہ خاندانی حصار اور تحفظ جو پاکستانی عورت کو بہت حد تک حاصل ہے ختم ہو جائے گا اور پاکستانی عورت بھی مغرب کی طرح خاندانی حصار سے آزاد مرد کی بالا دستی‘ جو اس کی حفاظت کا ضامن ہے سے محفوظ اور کٹی پٹنگ کی طرح آوارہ منشوں اور ہوس کاروں کی مرکز نگاہ ہوگی۔

لا قدرہ اللہ ثم لا قدرہ اللہ!

اس بل کی حمایت کرنے والا چوتھا طبقہ‘ روزنامہ اخبارات کے ان کالم نگاروں پر مشتمل ہے جو ہر نئے پیش آمدہ مسئلے میں کالم نگاری ضروری سمجھتے ہیں‘ چاہے وہ اس موضوع کی اہمیت‘ تقاضوں اور اس کی ضروری اہمیت سے کوئی آگاہی نہ رکھتے ہوں۔ کچھ اور نہیں تو وہ متعلقہ مسئلے سے آگاہی رکھنے والوں کو ہی طعن و تشنیع کا ہدف بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے کالم نویسی کا حق ادا کر دیا ہے یا وہ سمجھتے ہیں کہ ہر مسئلے میں ناگ اڑانا‘ یعنی رائے

زنی کرنا ہمارا بنیادی اور جمہوری حق ہے۔ اسی لیے وہ اظہار رائے کی آزادی کو جمہوریت کا لازمی حصہ سمجھتے اور باور کراتے ہیں۔ لیکن جواب آں غزل کے طور پر جب آگاہی رکھنے والے اہل علم و تحقیق تصویر کا دوسرا اور صحیح رخ پیش کرتے ہیں تو اس کو بالعموم اخبارات میں شائع نہیں کیا جاتا۔ ان کے نزدیک آزادی صحافت یا آزادی اظہار رائے صرف یہ ہے کہ خود ان کو لکھنے اور شائع کرنے کی اجازت ہو وہ جو چاہیں لکھیں اور شائع کریں۔ اگر وہ رات کو دن اور دن کو رات باور کرائیں تو ان کا حق ہے جسے سلب کرنا جمہوریت کے خلاف ہے۔ لیکن دوسرے کسی باخبر شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ لکھے کہ یہ رات کس طرح ہو سکتی ہے جب کہ سورج کی روشنی ہر سو پھیلی

## ۱۶۷۔ محیفہ تقدیر:

یہ قادیانیت کی تردید میں ایک لا جواب کتاب ہے اور اس میں رد قادیانیت کے تحت شاید ہی کوئی ایسا موضوع ہو جس پر اس کتاب میں قلم نہ اٹھایا گیا ہو۔ قادیانیت کی تردید میں یہ کتاب معلومات کا خزانہ ہے۔ (صفحات ۵۷۴ سن اشاعت ۱۹۷۷ء)

## مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد

آپ ایک بلند پایہ عالم دین، طبیب حاذق اور صحافی تھے۔ مفت روزہ ”الاسلام“ کے مدیر اعلیٰ رہے۔ آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ ملکی سیاست پر بھی آپ کی وسیع نظر تھی۔ قندہ قادیانیت سے بھی بہت زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ قادیانیت کی تردید میں آپ کے درج ذیل کتابچے ہیں:

## ۱۶۸۔ مجلس لاہور ڈویژن کے کارہائے نمایاں:

مجلس کی خدمات کے سلسلہ میں گرانقدر معلومات جمع کی ہیں۔ (صفحات ۱۶ سن اشاعت ۱۴۰۱ھ)

## ۱۶۹۔ حکومت پاکستان کے لیے لمحہ فکریہ:

یہ آپ کا ایک خطاب ہے جو آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم نبوت کانفرنس چیئرمین کی ۲۱ ویں سالانہ کانفرنس میں ارشاد فرمایا۔ (صفحات ۱۶ سن اشاعت دسمبر ۱۹۷۳ء)

## ۱۷۰۔ مرزائی سعودی عرب میں دندنا رہے ہیں:

جدہ میں چند قادیانیوں کے مقیم ہونے کی اطلاع بذریعہ ایک مکتوب بنام جنرل ضیاء الحق اور اس کے برہنہ (اس وقت کے وزیر مذہبی امور) دی گئی۔ (صفحات ۱۲ سن اشاعت ندارد)

## ۱۷۱۔ ہمارا کام اور دفاتر:

رد قادیانیت کے سلسلہ میں مجلس کی کارکردگی کی رپورٹ۔ (صفحات ۸ سن اشاعت ندارد)

## ۱۷۲۔ مرزائیوں کی کمین گاہ کی تعلیم:

ہفت روزہ ”چٹان“ لاہور اور رسالہ ”لواءک“ کے ذریعہ (۲۹) قادیانی افسروں کی برطرفی کے لیے حکومت پاکستان سے اپیل۔ (صفحات ۴ سن اشاعت ندارد)

## ۱۷۳۔ جملہ اہل اسلام کے لیے لمحہ فکریہ:

قادیانی اخبار ”الفضل“ ربوہ نے اپنی اشاعت ۶ نومبر ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ کو گورونائیک کی شبیہ قرار دیا۔ قادیانیوں کی اس گستاخی پر یہ رسالہ تحریر کیا گیا۔ (صفحات ۳ سن اشاعت نومبر ۱۹۸۲ء)

نہیں سمجھا جاتا۔

﴿إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ﴾ (ص)

دیکھ لیجیے! اس بل کا سارا تعلق خاندانی نظام سے ہے جس میں سب سے زیادہ اہم پہلو میاں بیوی کا باہمی تعلق ہے۔ اس کے بارے میں اسلام میں اتنی تفصیلی ہدایات ہیں کہ دنیا کے کسی نظام مذہب یا نظریے میں نہیں ہیں۔ لیکن یہ بل بناتے وقت اسلام کی ان روشن تعلیمات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ سارا بل قرآن و حدیث کی واضح تعلیمات کے خلاف ہے اور مغربی افکار کا چرہ یا اس کی بھونڈی نقل ہے۔ اسی لیے کسی عالم دین سے قطعاً مشاورت کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

اس کے بنانے یا بنوانے والے تو کہہ ہی رہے ہیں کہ یہ بل اسلام کے عین مطابق ہے اور ان کی تو یہ مجبوری ہے کہ انہوں نے تو یہ ساری کاوش کی ہے ان کی طرف سے تو یہ دفاع صحیح ہے یا غلط؟ اس سے قطعاً نظر سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ لیکن اخبارات کے کالم نگار بھی ماشاء اللہ چشم بد دور مفتیان دین تین اور قرآن و حدیث کے سکالر بن گئے ہیں اور فتویٰ صادر فرما رہے ہیں کہ بل میں کوئی چیز خلاف اسلام نہیں بلکہ وہ یہاں تک دعوے کر رہے ہیں کہ علماء یوں ہی شور مچا رہے ہیں لیکن وہ اس کی کوئی شق خلاف اسلام ثابت نہیں کر سکے۔

زیر نظر مضمون بل کے ادا کاروں اور ہدایت کاروں کے علاوہ جدید اسلام کے ان ”مفتیان کرام“ اور ”محققین عظام“ کی خدمت میں پیش ہے کیونکہ اس میں ان کے دعوؤں کے برعکس اس بل کو مکمل طور پر خلاف اسلام ثابت کیا گیا ہے جس سے ان کے چیلنج کا جواب بھی سامنے آجائے گا کہ علماء اس کو خلاف اسلام ثابت نہیں کر سکے یا نہیں کر سکتے۔ بعون اللہ و توفیق!..... (باقی آئندہ)

## علمائے اہل حدیث کی خدمات

## ۱۶۶۔ تصویر مرزا:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا قادیانی کی کتابوں کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی ایک لچر، فضول اور زیادہ گوشخص تھا۔ نبی تو درکنار اس کو انسان کہنا انسانیت کی توہین ہے۔ (صفحات ۲۵۰ سن اشاعت ندارد)

ہوئی ہے اور یہ دن کس طرح ہو سکتا ہے جب کہ تاریکی ہر طرف چھائی ہوئی ہے۔ یہ بھی جمہوریت ہے کیونکہ ان کے نزدیک جمہوریت یا آزادی رائے کا حق صرف ان کے لیے مخصوص ہے۔ اس لیے کہ قسمت کی دیوی ان پر مہربان ہے اور وہ اخبارات کے مالک یا ان کے مستقل تنخواہ دار کالم نگار یا مشہور قلم کار ہیں!!

رہے اہل علم و تحقیق اور ارباب فکر و نظر چونکہ بد قسمتی سے نہ وہ اخبارات کے مالک یا مدیر ہیں اور نہ اخبارات کے مستقل تنخواہ دار ملازم اور کالم نگار وہ چاہے آسمان علم و تحقیق کے درخشندہ ستارے ہوں، بحر علوم دینیہ کے غواص اور ماہر ہوں، اصابت فکر و نظر کے حامل ہوں لیکن ان کا تحقیقی یا وضاحتی بیان ناقابل اشاعت قرار پائے گا وہ سرد خانے کی نذر ہو گا یا رڈی کی ٹوکری اس کا مقدر ہو گا۔ مالکان و مدیران اخبارات کا یہ وہ ”جمہوری حق یا رویہ“ ہے جو سالہا سال سے راقم کے تجربہ و مشاہدہ کا حصہ ہے۔ یہ جگ بیتی ہی نہیں، آپ بیتی بھی ہے جس میں ایک فی صد بھی غلط بیانی نہیں۔

بہر حال بات ہو رہی تھی اس تنازعہ بلکہ مغربیت میں ڈوبے بل کی کہ اس کی حمایت میں جو چوتھا طبقہ سرگرم ہے وہ اخباری کالم نویسوں کا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ جرعہ تلخ ان کے لیے کتنا بھی ناخوش گوار ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ مذکورہ تینوں حمایتیوں کی طرح، یہ بھی قرآن و حدیث کے علوم سے بہر حال بہرہ ور نہیں۔

دنیا نے علم و تحقیق میں یہ بات مسلمہ ہے کہ سائنس، ریاضی، انجینئرنگ، طب و حکمت، معاشیات، سیاسیات یا کسی بھی علم فن میں کوئی کتاب یا مضمون لکھنے کا حق صرف اسی کو حاصل ہے جو اس علم یا فن کا ماہر ہو اور اس پر کامل عبور رکھتا ہو۔ اس کے بغیر کوئی شخص کسی بھی فن پر لکھنے کی جرأت نہیں کرتا اور اگر کوئی ایسی جسارت کر لے تو اسے کوئی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا بلکہ اسے دنیا احق یا پاگل تصور کرے گی کہ ”ذات کی کوڑھ کر لی اور.....“

لیکن دین اسلام وہ دنیا کا مظلوم ترین دین ہے کہ اس کی ابجد سے بھی نا آشنا لوگ اس میں رائے زنی بلکہ اس میں ”اجتہاد“ کرنا نہ صرف اپنا حق سمجھتے ہیں بلکہ جن علماء نے علوم دینیہ کے سینکھنے سکھانے میں اپنی عمریں صرف کی ہیں ان کو دینی معاملات میں رائے دینے کا اہل ہی

# علم اور معلم کی عظمت

جناب امیر افضل جوان

عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:  
”اللہ تعالیٰ نے مجھے مشکلات میں ڈالنے والا اور سختی  
کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے مجھے معلم  
اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ (مسلم)  
معلم اور علم کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے یہ  
حدیث مبارکہ ہی کافی ہے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
فرماتے ہیں کہ

”ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ سے مسجد  
میں آئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں  
ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا  
ہے اور دوسرا حلقہ علم سیکھنے سکھانے میں مشغول ہے  
تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دونوں بھلائی پر ہیں“ یہ  
قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے  
ہیں، اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ  
دیں اور یہ علم دین سیکھ سکھا رہے ہیں اور مجھے تو  
معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ چنانچہ آپ ﷺ حلقہ علم  
میں تشریف فرما ہوئے۔“ (ابن ماجہ)

بلاشبہ علم، حصول علم اور معلم کی مسلمہ اہمیت سے  
انکار کسی طور ممکن نہ ہے، استاد کو روحانی باپ بھی کہا جاتا  
ہے اور دین اسلام میں تو علم، طالب علم اور درس دینے  
والوں کو خصوصی اہمیت سے سرفراز کرتے ہوئے معلم کو  
انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث قرار دیا گیا۔ اسی طرح حصول علم  
کے لئے گھر بار چھوڑنے کو بھی افضل قرار دیا گیا، سیدنا  
انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”جو آدمی گھر سے علم حاصل کرنے کے لیے نکلا تو  
وہ جب تک (گھر) واپس نہ آجائے اللہ کی راہ  
میں ہے۔“ (ترمذی، داری)

آغاز اسلام سے قبل عرب ایک جاہل قوم کی  
شناخت رکھتی تھی اور اسلام کے ابتدائی دور کے تعلیمی نصاب  
میں صرف قرآن مجید ہی تھا اور اس آفاقی کتاب کا درس  
دینے والا ہی استاد ہوتا تھا۔ یہ صورتحال دو تین صدیوں تک  
برقرار رہی اور قرآن پاک کی رہنمائی سے ملت اسلامیہ  
کہاں سے کہاں پہنچ گئی! اسلام میں دینی علوم پڑھانے  
والوں کو نہایت اعلیٰ و ارفع مقام حاصل ہے۔ بطور مسلمان  
ہمیں استاد کی قدر و منزلت کے حوالے سے یہ سبق دیا گیا  
ہے کہ محض ایک آیت بھی پڑھانے والا نہ صرف استاد بلکہ

بلاشبہ انسان کی بہت بڑی فضیلت یہ ہے کہ وہ  
صاحب علم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس پر مہربانی فرمائی کہ اسے  
قلم کے استعمال کا طریقہ سکھایا، جس سے علم کی وسیع پیمانے  
پر اشاعت ہو سکتی ہے۔ لکھی ہوئی چیز کسی عالم کی موت کے  
بعد بھی برقرار رہتی ہے اور اگلی نسلوں میں منتقل ہوتی چلی جاتی  
ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو علم کے فن کا طریقہ الہام نہ کرتا تو  
انسان کی علمی قابلیت سمٹ کر انتہائی محدود رہ جاتی۔

اہل ایمان پر خالق کائنات کا انتہائی کرم اور فضل  
ہے کہ پہلا درس معلم کائنات رسول اللہ ﷺ نے دیا،  
حضور نبی کریم ﷺ نے پڑھایا بھی، سکھایا بھی اور سمجھایا  
بھی، یعنی آپ ﷺ نے دلوں کو علم و معرفت اور حکمت و  
دانائی کے نور سے ایسا منور کیا کہ پھر درس و تدریس اور  
تعلیم در تعلیم کا ایک نہ رکنے والا مبارک سلسلہ شروع ہو

**اہل ایمان پر خالق کائنات کا انتہائی کرم اور فضل ہے کہ پہلا  
درس معلم کائنات رسول اللہ ﷺ نے دیا، حضور نبی  
کریم ﷺ نے پڑھایا بھی، سکھایا بھی اور سمجھایا بھی۔**

گیا جو تا قیامت جاری رہے گا۔ انسان کی راہنمائی اور  
بھلائی کے لئے خالق کائنات نے اسے علم و حکمت کے  
خزانے عطاء کئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم و  
حکمت اور عقل و دانائی کی ساری بہاریں اور تمام رعنائیاں  
بڑے واضح انداز میں ظاہر کر رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد  
فرماتے ہیں کہ

”اور جنہیں علم ہے وہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ  
آپ ﷺ کی جانب آپ ﷺ کے رب کی  
طرف سے نازل ہوا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ  
تعالیٰ غالب خوبیوں والے کی راہ کی رہبری کرتا  
ہے۔“ (سبا: ۳۴)

ایک حدیث پاک کے الفاظ ہیں سیدنا جابر بن

قوموں کی ترقی و عروج کے حوالہ سے علم بنیادی  
حیثیت رکھتا ہے، اسی لئے کہتے ہیں کہ انسان اگر علم و  
عرفان سے عاری ہو تو وہ ایک معاشرتی حیوان کی سی  
اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علم سے ہی  
آگہی میسر آتی ہے اور آگہی ہی انسان کی تہذیب و ترقی کا  
زینہ بن کر اسکو عظمتوں و رفعتوں سے ہمکنار کرتی ہے۔  
خالق کائنات کا انتہائی کرم ہے کہ اس ذات پاک نے  
انسان کو صاحب علم بنایا جو اس کی بلند ترین صفت ہے  
اور یہی نہیں بلکہ اس کو قلم کے ذریعے لکھنے کا فن بھی سکھایا  
جو بڑے پیمانے پر علم کی ترویج و اشاعت اور نسل در  
نسل اس کی بقاء و تحفظ کا ضامن بنا۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ  
انسان کو قلم کتابت کے فن کا یہ علم نہ دیتا تو انسان کی علمی  
قابلیت رک جاتی اور اسے نشوونما پانے اور ایک نسل کے

علوم دوسری نسل تک پہنچانے اور دنیا  
کی تسخیر کا موقع نہ ملتا۔ کیونکہ اگر علم  
دنیوی نہ ہو تو پوری کائنات کو فتح کیا جا  
سکتا ہے اور اگر علم دین کا ہو تو با علم  
انسان معرفت ربانی اور حب رسالت

ناب ﷺ کے خزانے سمیٹتا ہے۔ اسی لئے اسلام میں علم  
حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے کیونکہ علم ایسی دولت اور  
نعمت عظیم ہے جو کوئی چھین نہیں سکتا علم کو دل کی پاکیزگی،  
لطف اور آنکھوں کے نور کا درجہ حاصل ہے۔ علم کو نعمت و  
دانائی سے تعبیر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد باری  
تعالیٰ ہے کہ

”جس کو دانائی ملی بیشک اس کو بڑی نعمت ملی“  
(البقرہ: ۲۶۹)

اسی طرح علم کے حوالہ سے قرآن کریم میں ایک  
جگہ ارشاد ربانی ہے کہ

”پڑھو اور آپ کا رب بڑا ہی کرم والا ہے جس نے سکھایا  
(پڑھایا انسان کو) قلم کے ذریعے۔“ (علق: ۳-۴)

## شعرا تحریک ختم نبوت

## بقیہ

کا جو اصل بنیادی و قائدانہ کردار تھا اسے اول تو سرے سے گول کر دیا گیا یا بہت محدود کر دیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے اصل تاریخی حقائق کو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے سامنے لانے کے لئے اپنی پیرانہ سالی، علالت، معذوری اور دیار غیر میں وسائل کی کمیابی کے باوجود تنہا ہی اس مشن کا بیڑا اٹھایا، اپنے اس مشن میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے اس کا فیصلہ تو اب مستقبل کا مورخ ہی کرے گا۔ ختم نبوت ایک حساس، علمی اور تاریخی موضوع ہے اس لئے اس موضوع پر لکھی جانے والی تحریریں بھی علمی تاریخی اور عام طور پر خشک تحریریں ہی ہوتی ہیں۔ جن میں ایک عام قاری کی دل چسپی کا کوئی خاص سامان نہیں ہوتا اس لئے بہت سے لوگ ان تحریروں کو ماضی کا قصہ پارینہ سمجھتے ہوئے پڑھنے کی زحمت ہی نہیں کرتے اور اگر کوئی ان تحریروں کو پڑھنا بھی شروع کر دے تو ان تحریروں میں موجود بعض علمی، عقلی و منطقی نکات (جو کہ عام طور پر اس عام قاری کی ذہنی سطح سے بلند ہوتے ہیں) سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے جلد ہی اکتا کر چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن اس مذکورہ جلد میں عام قاری بالخصوص شاعری و تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے حضرات کی دل چسپی کا وافر سامان موجود ہے۔ اس لئے تمام جماعتی احباب و عوام الناس بالخصوص شاعری و تاریخ میں دل چسپی رکھنے والے حضرات اس جلد کا ضرور مطالعہ کریں۔



## استحکام پاکستان کا نفرنس اسلام آباد

❁ استحکام پاکستان کانفرنس ۷ مئی ۲۰۱۶ء کو مرکز اہل حدیث اسلام آباد میں منعقد ہوگی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی اور اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس ۷ مئی ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ منعقد ہوگی جس کا موضوع ”استحکام پاکستان کے لیے اہل حدیث کا کردار“ ہوگا جس میں جید علماء کرام خطاب کریں گے۔ ان شاء اللہ!  
مخانب: ایم این اے سلفی میڈیا سیل اسلام آباد

فرض نماز پڑھتا ہے اور پھر لوگوں کو علم سکھانے کے لیے بیٹھ جاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اس قدر ہے جیسے مجھے تمہارے ایک ادنیٰ پر فضیلت حاصل ہے۔“  
اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ جنہیں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے باب علم کہا، استاد اور علم کی اہمیت بارے آپ کا فرمان ہے:  
”اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔“

دنیا کے کسی بھی کامیاب شخص کی نصرت و کامرانیوں میں استاد کا کردار سب سے اہم ہوتا ہے اس لئے استاد کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے۔ وہ طالب علم استاد کی نظر میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے جو عجز و انکساری اور اخلاق حسنہ کا پیکر ہو، کیونکہ اسی طرز عمل سے کسی بچے کو مستقبل میں بلند مقام حاصل ہوتا ہے۔

جناب امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:  
”میں ہر نماز کے بعد اپنے استاد محترم (حماد بن سلیمان) اور والد محترم کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہوں اور میں نے کبھی بھی اپنے استاد محترم کے گھر کی طرف اپنے پاؤں دراز نہیں کئے، حالانکہ میرے گھر اور ان کے گھر کے درمیان سات گلیاں واقع ہیں اور میں ہر اس شخص کیلئے استغفار کرتا ہوں جس سے میں نے کچھ سیکھا ہے یا جس نے مجھے علم پڑھایا۔“ (الخیرات الحسان)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں ایک استاد (معلم) کی کتنی توقیر و تعظیم ہے، اس لئے آج کی نوجوان نسل کو چاہیے کہ وہ اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کریں ان کے حق میں ہمیشہ دعائے خیر کریں اور ہر معاملے میں استاد کی عزت و تکریم کو ملحوظ خاطر رکھیں اور جہاں بھی موقع ملے استاد کی خدمت اپنے لئے اعزاز سمجھ کر کریں تاکہ وہ استاد کی دعاؤں میں شامل رہیں جو ایک بہت بڑی خوش نصیبی ہے کیونکہ علم تو شاید ادب و احترام کے بغیر بھی حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن استاد کی دعاؤں سے محرومی بد نصیبی کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باعمل علماء اور باکردار اساتذہ کی صحبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

رہنما ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے کسی بندہ کو کتاب اللہ (قرآن) کی ایک آیت کی تعلیم دی وہ اس کا مولیٰ ہے وہ اس کو نامراد نہ کرے اور نہ ہی اس پر اپنے آپ کو ترجیح دے۔“ (مجمع الزوائد طبرانی)

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”علم دین سیکھو اور علم کیلئے وقار و سنجیدگی سیکھو اور جس استاد نے دین کا علم سکھایا ہے اس کے سامنے ہمیشہ عاجزی و انکساری اختیار کرو۔“ (ترمذی)

ایک اور حدیث شریف میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”جو شخص ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت میں سے نہیں۔“ (مجمع الزوائد للطبرانی)

استاد (معلم) کی عظمت کے حوالے سے ایک اور حدیث مبارکہ میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”علماء کی عزت کیا کرو کیونکہ وہ انبیاء کرام رضی اللہ عنہم کے وارث ہیں۔“ (کنز العمال)

ہمارے پیارے نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ قیدیوں سے فدائیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے، لیکن جو لوگ نادر تھے اور فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے تو انہیں حکم ہوا کہ دس دس مسلمانوں لکھنا، پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے، سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی طرح لکھنا سکھایا تھا۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”نبی کریم ﷺ سے دو آدمیوں کے متعلق پوچھا گیا وہ دونوں بنی اسرائیل میں سے ہیں ان میں ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا اور پھر لوگوں کو علم سکھانے کیلئے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا، ان میں سے افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس عالم کی غفلت جو

رحمۃ اللہ علیہ

# علامہ ناصر الدین البانی

## حضرت

جانب مولانا علیہ السلام

دُشمن تھا۔ وہ ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ جب دُشمن میں حافظ الاسد کے دور میں سلفی علماء پر ظلم و ستم بڑھ گیا تو وہ ہجرت کر کے بیروت آ گئے۔ مکتب اسلامی بیروت کے دفتر میں ان سے ملاقات ہوئی تو اس وقت یہ خاصے بوڑھے ہو چکے تھے۔ ہم نے ان کے ہاں چائے پی کر وہ گروپ فوٹو بنوایا اور خوب باتیں کیں۔ ان کا دفتر بڑا خوبصورت اور بڑی مہنگی جگہ پر ہے۔ ان کا گھر اور دفتر ایک پہاڑی پر واقع ہے، وہاں سے بیروت شہر کا منظر بڑا خوبصورت لگتا ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ادارے میں بطور ریسرچ کام کیا، ایک اچھا مولف، محقق، مترجم اور ایک اچھا ناشر و سٹری بیوٹر آپس میں مل جائیں تو یہ کتابوں کی بڑی خدمت کرتے ہیں، ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ علامہ البانی صاحب نے اپنی زندگی میں کم و بیش تین سو کتابوں کی تالیف یا تحقیق کی۔ ان میں سے کافی کتابوں کی تحقیق مکتب اسلامی بیروت کے دفتر میں ہوئی۔ میں گزشتہ سال جنوری ۲۰۱۵ء میں کافی عرصہ کے بعد بیروت گیا تو بطور خاص مکتب اسلامی کے دفتر میں شیخ زہیر الشاذلی کے صاحبزادے بلال سے ملنے کے لیے گیا۔ شیخ زہیر نے لمبی عمر پائی۔ وہ ۲۰۱۳ء کے دوران بیروت میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ ایک زمانے میں ان کے ادارے کا طوطی بولتا تھا۔ سلفی کتابوں بطور خاص امام ابن تیمیہ امام ابن قیم اور ممتاز سعودی علماء کی کتابوں کو تحقیق کے ساتھ شائع کرنے میں مکتب اسلامی نے انقلابی کام کیا۔

بلال کے ساتھ میرے اچھے تعلقات ہیں۔ کبھی کبھار فون پر بات ہو جاتی ہے۔ وہ عمر میں مجھ سے یقیناً چھوٹا ہے، مگر ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے وراثت میں بڑی جائیداد کے ساتھ کثیر تعداد میں کتب چھوڑی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اب مکتب اسلامی وہ تو نہیں رہا جو کبھی تھا، مگر اس کے باوجود ان کے ہاں بعض ایسی نایاب کتب ہیں جن کی ضرورت علم کے طلب گاروں کو ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لیے ان کا کام ابھی تک بڑا اچھا چل رہا ہے۔

میں نے ان کے دفتر میں بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے بلال سے پوچھا کہ میں وہ جگہ اور دفتر دیکھنا چاہتا ہوں جہاں بیٹھ کر شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق و تصنیف کا کام کرتے رہے۔ بلال کے چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ

گردانی کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے تصنیف و تالیف کے میدان میں خوب شہرت حاصل کی۔ ان کی شہرت سعودی عرب میں پہنچی تو انہیں حدیث پڑھانے کے لیے سعودی عرب بلوا لیا گیا۔ پھر وہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ حدیث میں استاذ بھی رہے۔ انہوں نے مکتب اسلامی بیروت میں مدتوں حدیث کی تحقیق کی اور ان پر حکم لگایا۔ حکم لگانے کا مفہوم اور مطلب یہ ہے کہ کیا یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں اور کون سے درجہ کی حدیث ہے۔ حدیث کا علم بھی باقاعدہ سائنس ہے، اس علم پر محدثین نے اپنی زندگیاں کھپا دیں۔ ایک زمانے میں مکتب اسلامی بیروت نے نشر و اشاعت میں بڑا نام کمایا۔ اس ادارے کے بانی شیخ زہیر الشاذلی تھے۔ بیروت کے بڑے ہی پرسکون علاقے میں مکتب اسلامی کی بڑی پرشکوہ عمارت ہے۔ آج

جن علمائے کرام نے اپنی شانہ روز محنت کے ذریعے کتاب و سنت کی خدمت کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ان میں شیخ علامہ امام محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سر فہرست ہیں۔

سے پندرہ بیس سال پہلے میں نے بیروت کے بہت زیادہ سفر کیے۔ اس دور میں دارالسلام نے خوب ترقی کی۔ میں کم و بیش ہر دوسرے مہینے بیروت جایا کرتا تھا۔ عموماً ریاض سے دمشق جاتا وہاں ایک یا دو راتیں گزارتا اور پھر بیروت چلا جاتا۔ اس زمانے میں شیخ زہیر الشاذلی بقید حیات تھے۔ مجھے ان سے ملنے کا بڑا شوق تھا کیونکہ انہوں نے سلفی کتابوں کی نشر و اشاعت میں بڑا انقلاب برپا کیا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے ایجنٹ یا سرطبائع سے کہا کہ میں مکتب اسلامی کے مالک شیخ زہیر الشاذلی سے ملنا چاہتا ہوں۔ کہنے لگا: ان کا بیٹا بلال میرا گہرا دوست ہے۔ میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں، ان سے ملاقات کا وقت لے لیتے ہیں اور ابھی چلتے ہیں۔ شیخ زہیر الشاذلی کا اصل وطن

گزشتہ صدی میں جن علمائے کرام نے اپنی شانہ روز محنت کے ذریعے امت کے لیے آسانیاں پیدا کیں اور کتاب و سنت کی خدمت کے میدان میں نمایاں کارنامے انجام دیئے ان میں شیخ علامہ امام محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سر فہرست ہیں۔ انہیں آپ اس صدی کا مجدد بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کا شمار حدیث نبوی اور سنت نبوی کے خدام میں ہوتا ہے۔ ان کا اصل وطن البانیا ہے جہاں یہ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حکمرانوں کے ساتھ مذہبی اختلاف کی وجہ سے ہجرت کر کے دمشق آ گئے۔ اس وقت علامہ ناصر الدین کی عمر نو سال تھی۔ امام البانی نے ابتدائی تعلیم دمشق میں حاصل کی۔ ان کے والد نے ”استنبول“ میں تعلیم پائی تھی اور وہ حنفی مذہب کے بہت بڑے عالم شمار ہوتے تھے۔ کافی بڑے بڑے علماء نے ان

سے علم حاصل کیا۔ امام البانی نے بیس سال کی عمر میں حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کیا۔ وہ مشہور مصری عالم شیخ رشید رضا سے بڑے متاثر تھے۔ اس زمانے میں ان کا پرچہ ”المنار“ علمی گھرانوں

میں بڑے شوق و ذوق سے پڑھا جاتا تھا۔ علامہ البانی نے بھی ”المنار“ سے خوب استفادہ کیا۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا انہوں نے احادیث کا علم پڑھنا شروع کیا۔ دمشق شہر مکتبات کا شہر ہے۔ یہ ایک زمانے میں علم کا بڑا مرکز تھا۔ انہوں نے مکتبہ النظارہ یہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ ہر عالم ربانی کی طرح شیخ البانی پر بھی خاصے مشکل اوقات آئے۔ انہیں گرفتار کر کے اسی قلعہ میں قید کیا گیا جہاں کبھی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ محبوس رہے تھے۔ ان کی زندگی میں وہ وقت بھی آیا کہ وہ اپنے گھریلو اخراجات کے لیے گھڑیوں کی مرمت کا کام کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا عظیم کام لینا تھا۔ وہ شام کے وقت شاگردوں کو پڑھاتے تھے اور مکتبہ ظاہریہ جا کر مخطوطات کی ورق

ابھری اور کہنے لگا: جس کرسی پر آپ بیٹھے ہیں اسی جگہ بیٹھ کر شیخ البانی رحمہ اللہ نے مدتوں کام کیا ہے۔ زندگی میں میری بڑی خواہش تھی کہ میں شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے ملاقات کروں۔ 1999ء کی بات ہے کہ میں عمان (اردن) گیا ہوا تھا۔ میرے پروگرام میں دیگر کاموں کے علاوہ ایک اہم کام شیخ البانی سے ملاقات کرنا بھی تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ علامہ البانی صاحب بیمار ہیں اور ڈاکٹروں نے ان سے ملاقات پر پابندی لگا رکھی ہے۔ میں نے عمان پہنچتے ہی اپنے میزبانوں سے کہا کہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اس کے لیے کوئی بندوبست کریں۔ ہم نے معلوم کروایا تو پتہ چلا کہ وہ ہسپتال سے گھر منتقل ہو چکے ہیں اس لیے ملاقات ناممکن ہے۔ میں نے ان کے ایک شاگرد خاص سے رابطہ کیا۔ احباب نے بھی کوشش کی مگر ان کے گھروالوں نے یہی جواب دیا کہ اس وقت ان کی صحت ملاقات کی قطعاً

ذاتی خرچ پر ان کا سعودی عرب میں علاج ہوتا رہا۔ میں نے اوپر لکھا ہے کہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی شہرت ایک محدث کے طور پر تھی۔ انہوں نے حدیث کی تحقیق کا ایک نیا دروازہ کھولا۔ ایک ایک حدیث کے راویوں کی بڑی عرق ریزی سے چھان پھنگ کی۔ حدیث کے الفاظ کو اصل مصادر سے تلاش کیا اور پھر احادیث پر حکم لگایا کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن، محدثین کے ہاں اس کا کیا درجہ ہے۔ آج عالم اسلامی میں انہیں حدیث کا امام سمجھا جاتا ہے۔ جس حدیث کے بارے میں علامہ البانی صاحب نے لکھ دیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے۔ یہ حدیث صحیح نہیں یہ موضوع اور من گھڑت روایت ہے یا یہ اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں عوام کیا بڑے بڑے علماء اور محدثین بھی ان پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کسی مضمون میں لکھا تھا کہ میں نے ایک مرتبہ صاحب ”الرحیق الختوم“ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ سے

ایک مرتبہ میں نے بیروت سے شائع ہونے والی کتب کا سروے کیا۔ مختلف اداروں سے سوالات کیے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق بیروت میں سالانہ پچاس ملین کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ لبنان ایسا ملک ہے جہاں اسلامی کتب کی کھپت بالکل برائے نام ہے بلکہ لبنانی کہتے ہیں: اس ملک میں کتابوں کی صرف نشر و اشاعت اور طباعت ہوتی ہے۔ مقامی طور پر کتابوں کی سیل صفر ہے۔ ہم ساری کتابیں بیرون ملک بھجواتے ہیں۔ کم و بیش 2000 ٹرک کتابوں سے بھرے ہوئے بیرون ممالک بھجوائے جاتے ہیں۔ ایک ٹرک میں اٹھارہ ٹن کتب لدی ہوتی ہیں۔ ہمارے قارئین کو یہ جان کر تعجب ہوگا کہ ان پچاس ملین میں 75 سے 80% تک اسلامی کتب ہی ہوتی ہیں۔ سعودی عرب ان اسلامی کتابوں کی دنیا بھر میں سب سے بڑی منڈی ہے۔ ریاض میں جامعہ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے سٹوڈنٹ ان کے سب سے بڑے گاہک ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے بارے میں ان کے معاصرین نے بہت کچھ لکھا۔ مخالفت بھی ہوئی مگر اس بات کو بھی نے تسلیم کیا کہ سنت کے احیاء میں اس مرد درویش کی کاوشیں سب ہم عصروں سے فائق و برتر تھیں۔

میں اس مرد درویش کی کاوشیں سب ہم عصروں سے فائق و برتر تھیں۔

اتیس روزہ تعلیمی دورہ..... کلیال..... وادی سون

بمجر اللہ ۲۱ رجب (۱۴۳۷ھ) تا ۲۱ شعبان (برطانیق ۱۸ اپریل تا ۲۷ مئی ۲۰۱۶ء) تعلیمی دورہ منعقد ہو رہا ہے۔ شرکاء کے لیے قیام و طعام اور کتب کا معقول انتظام ہوگا۔ شرکت کے خواہشمند اپنے امیر ضلع یا شہر سے ترکیہ کے ساتھ مکمل کوائف ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

طالب الدعوات: مولوی عبدالستار طیب ناظم مدرسہ دارالسلام کلیال وادی سون ضلع خوشاب 0300-6522806

اہل حدیث پتھو فورس 64/E.B کا انتخاب

AYF تحصیل عارفوہ کا پانچویں یونٹ بنام طلحہ بن عبد اللہ چک نمبر 64/E.B کا درجہ ذیل انتخاب ہوا۔ نگران: بابا محمد عارف سرپرست: شوکت علی صدر: محمد قاسم سہیل نائب صدر: علیم ارشد جزل سیکرٹری: فیصل حکیم ناظم مالیات: نبیل انور نائب ناظم مالیات: محمد شاہد جٹ ناظم تبلیغ: عثمان فقیر ناظم اطلاعات: محمد وقاص۔ منجانب: قاری بلال شاد صدر AYF تحصیل عارفوہ

پوچھا تھا کہ عصر حاضر کے مجدد کون ہیں؟ فرمانے لگے: ضروری نہیں کہ امت اسلامیہ میں ایک وقت میں ایک ہی مجدد ہو۔ مجدد اسے کہتے ہیں جو دین کا احیاء کرنے میرے نزدیک عصر حاضر کے دو مجدد ہیں: ایک تو علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ ہیں اور دوسرے علامہ شیخ عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز ہیں۔ بلاشبہ ان دونوں شخصیات نے عالم اسلامی پر بڑے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ علامہ شیخ ابن باز مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ پھر سعودی عرب کے مفتی اعظم بنے۔ ریاض کی جامع کبیر میں ہزاروں لوگوں نے ان سے علم حاصل کیا۔ یونیا بھر کی اسلامی تنظیموں کو ان کی سرپرستی حاصل رہی۔ لاکھوں لوگوں نے اسلام قبول کیا اور لاکھوں لوگوں کے عقائد درست ہوئے۔ جس زمانے میں شیخ البانی دمشق اردن یا بیروت کے ناشرین کے ساتھ کام کرتے تھے اس دور کو اسلامی کتب کی طباعت کا سنہری دور کہا جاسکتا ہے۔ اس بات کو زیادہ دیر نہیں گزری، محض بیس پچیس سال گزرے ہیں۔

اجازت نہیں دیتی۔ اس کے لیے ہماری معذرت قبول کریں۔ میری ساری کاوش خواہش اور کوشش کے باوجود ان سے ملاقات نہ ہو سکی جس کا مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا۔ مگر تقدیر کے فیصلے کو کون ٹال سکتا ہے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر میں ان کے گھر چلا جاتا تو ان سے ملاقات اتنی بھی ناممکن نہ تھی۔ علم و عمل کا یہ بے تاج بادشاہ 2 اکتوبر 1999ء کو 85 سال کی عمر میں عمان ہی میں اس دار فانی سے رخصت ہوتا ہے اور وہیں دفن ہوتا ہے۔ میرے لیے سعادت کی بات ہے کہ ان کے نامور شاگردان کرام: شیخ علی الحلیمی، مشہود حسن اور ابو اسحاق حوینی جیسے جید علمائے کرام مجھے اور دارالسلام کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کے معروف شاگردوں میں یمن کے علامہ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ بھی شامل تھے۔ میری یہ خواہش بھی تھی کہ میں ان سے ملنے کے لیے یمن جاؤں۔ انہوں نے یمن کے شہر ”دماج“ میں دارالحدیث کے نام سے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ علامہ مقبل الوادعی بھی اپنے زمانے کی بہت بڑی شخصیت تھے۔ یہ 1937 میں یمن میں پیدا ہوئے ان کی وفات 2001ء میں جدہ شہر میں ہوئی۔ مجھے یاد ہے کہ امیر تالیف بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خصوصی ہدایت پر اور ان کے

# شعراء تحریک ختم نبوت

جناب سہیل ظہر

تھی۔ صحابہ کرامؓ میں سے بیشتر حضرات شعر کہہ لیتے تھے مگر اسکو اپنی شہرت کا ذریعہ نہیں بنایا، میدان جنگ میں مبارزت طلبی اور خود رائی بھی شعر ہی میں ہوتی تھی اسے رجز گوئی کہا جاتا تھا جو مجاہدین کے دلوں کو تقویت دینے اور جذبات شجاعت کو ابھارنے کا کام دیتی تھی۔

اسلام نے صرف دو قسم کی شاعری کو جواز بخشا ہے۔ ایک جنگ و قتال میں رجز خوانی اور دوسرے ہند و مواعظ کے لئے پاکیزہ کلامی۔ اس شاعری ذخیرہ میں رجز خوانی سے زیادہ اصلاحی اور افادی شاعری کے نمونے پائے جاتے ہیں۔ جب ہم تاریخ کے اوراق پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہم کو برصغیر پاک و ہند میں مسلک اہل حدیث کی ترویج و اشاعت میں مشغول مختلف شعراء کا اردو، فارسی اور پنجابی کا خوبصورت کلام پڑھنے کو ملتا ہے۔ (شعراء اہل حدیث کے بارے میں ایک مدلل اور مفصل مضمون جناب مولانا سلیم چنیوٹی حفظہ اللہ تعالیٰ کا پڑھا جاسکتا ہے)

جناب حضرت علیم ناصریؒ کی اس تحریر میں جو واضح پیغام ہے اسے قبول کرتے ہوئے محترم ڈاکٹر بہاء الدین نے اپنی اس شاہکار تصنیف کی ایک پوری جلد شعراء تحریک

ختم نبوت کے نام کر دی ہے۔ اس جلد میں سب سے پہلے مولوی خدا بخش واعظ کا کلام شامل ہے جس کے بارے میں مولف تحریک ختم نبوت لکھتے ہیں کہ مولانا خدا بخش واعظؒ کاروان تحریک ختم نبوت میں ابتداء ہی میں

شامل ہو گئے تھے۔ آپؒ مولانا محی الدین عبد الرحمن لکھنویؒ کے مرید اور اچھے پنجابی واعظ تھے، گھوم پھر کر تبلیغ کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ جب مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ سامنے آنے پر شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹا لوئیؒ نے اپنے ماہنامہ اشاعت السنہ میں ان کا رد شروع کیا تو مولوی خدا بخش صاحبؒ، مولانا بٹا لوئیؒ کی تحریروں میں موجود دلائل سے لیس ہو کر عوامی سطح پر مرزا قادیانی کے رد میں مصروف ہو گئے۔ آپ کی پنجابی نظمیں اس دور میں مقبول عام ہوئیں جب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، قاضی فضل احمد لدھیانوی مرحوم، پیر مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم، مولانا انوار اللہ حیدر آبادی جیسے کارکنان تحریک ابھی منظر عام پر ہی نہیں آئے تھے۔

ناصریؒ کے ان احساسات کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آج سے تقریباً کئی سال پہلے جماعتی جریدہ ہفت روزہ اہل حدیث کی اشاعت خاص (خدمات اہل حدیث نمبر) میں شائع ہوئے تھے جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ برصغیر پاک و ہند کے بعض علمائے اہل حدیث کے سوانحی خاکے تو کئی اصحاب نے تحریر کئے لیکن شعراء جماعت اہل حدیث کی طرف کسی نے توجہ نہ کی، شاید مستقبل میں کوئی باہمت شخص اس طرف توجہ کرے اور شعراء جماعت کے حالات و خدمات کو بھی کتابی شکل میں قلم بند کرے۔ مزید فرماتے ہیں:

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شاعری ایک باقاعدہ اصول اور فن رکھتی ہے اس کی بنیاد علم و عروض پر ہوتی ہے۔ شاعری دراصل محض ایک تفریح اور خوشدلی کا ذریعہ نہیں

**یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شاعری ایک باقاعدہ اصول اور فن رکھتی ہے اس کی بنیاد علم و عروض پر ہوتی ہے۔ شاعری دراصل محض ایک تفریح اور خوشدلی کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے بہت بڑے بڑے کام لئے جاسکتے ہیں۔**

بلکہ اس سے بہت بڑے بڑے کام لئے جاسکتے ہیں۔ اس موضوع پر لکھنے چلیں تو بات بہت دور تک نکل جائے گی۔ فقط اتنا کہنا کافی ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا حسان بن ثابتؓ کو کفار کا جواب دینے پر داد دیتے تھے بلکہ حضور ﷺ خود انہیں اس کام پر مامور فرماتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ اے حسان! تم کفار کی جو کرو اور روح القدس تمہارے ساتھ ہے۔ اسی زمرے میں سیدنا کعب بن زہیرؓ اور سیدنا عبداللہ بن رواحہؓ بھی شمار ہوتے ہیں اور یہی وہ دور ہے جہاں سے اسلامی شاعری کا آغاز ہوتا ہے، ورنہ اس سے پہلے عہد جاہلیت کے بڑے بڑے شاعر فست و فجور کے کلام میں شہرت رکھتے تھے اور سوتیانہ اور غلیظ شاعری ان لوگوں کی گھٹی میں پڑی

جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین رحمہ اللہ رو قادیانیت کے لئے برپا کی گئی تحریک ختم نبوت کی حقیقی تاریخ، تحریک ختم نبوت کے نام سے مرتب کر رہے ہیں اس سلسلہ کی اب تک تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ اسی موضوع پر ساٹھ جلدیں تیار ہو چکی ہیں جن میں سے ۵۳ جلدیں مختلف ویب سائٹس پر اپ لوڈ ہو چکی ہیں۔ جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق و ہمت سے ان کا قلم ابھی رواں ہے دیکھیے! یہ سلسلہ کہاں تک پہنچتا ہے۔ اس وقت اس سلسلہ کی جلد نمبر ۲۵ میرے سامنے ہے اس جلد میں ان عظیم شعراء ختم نبوت کی کارگزاریوں کا ذکر ہے جنہوں نے رو قادیانیت کے لئے چلائی گئی تحریک ختم نبوت میں اپنی منظوم کوششوں و کاوشوں سے اپنا حصہ ڈالا۔ ان شعراء کرام میں حضرت مولانا مولوی خدا بخش

واعظؒ، حضرت مولانا نقشب سجد اللہ لدھیانویؒ، حضرت مولانا ملا محمد بخش لاہوریؒ اور حضرت مولانا مولوی عبدالحی کلاس والا شامل ہیں۔ آخر میں مرزا غلام قادیانی کے مشہور عربی قصیدہ مرزائیہ کا مدلل اور ناقابل تردید جواب قصیدہ رائیہ جوابیہ بھی شامل ہے جو کہ قاضی ظفر الدین پروفیسر اور نیکل کالج لاہور کا لکھا ہوا ہے۔ جس کو سال ہا سال کی تنگ و دو کے بعد جریدہ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۰۷ء کے شماروں سے حاصل کر کے شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ گویا ہماری عدم دلچسپی اور کوتاہیوں کی وجہ سے ایک صدی سے بھی پیشتر ۱۸۹۳ء تا ۱۹۰۷ء تک کے چند مجاہدین تحریک ختم نبوت (شعراء کرام) کے وہ کارہائے نمایاں جو تاریخ کے اوراق میں دفن ہو چکے تھے، اب دوبارہ آج اور مستقبل کے لوگوں کے لئے منظر عام پر لائے گئے ہیں۔ اس پر کچھ عرض کرنے سے پہلے میں آپ کی توجہ ماضی قریب کے معروف بزرگ عالم دین و شاعر حضرت مولانا علیم

جلد ۵۹ کے مقدمہ میں رقم فرمائے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ عرصہ ہوا فقیر نے احتساب قادیانیت کے نام پر رد قادیانیت پر اکابر کے رشحات قلم کو ایک جا کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں مرزا قادیانی کے قصیدہ کے جواب میں تمام قصائد کو جمع کرنے کا خیال ہوا کہ ان سب کو بھی ایک جلد میں جمع کر دیا جائے۔ اب حضرت مولانا قاضی ظفر الدین کے قصیدہ رائیہ جوابیہ کی تلاش شروع ہوئی۔ اوائل ۱۹۰۷ء کے پرچہ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کی تلاش ایک سو سال بعد شروع ہوئی۔ اخبار جو پڑھنے کے بعد ٹھکانے لگ جاتے ہیں سو سال بعد ان کی تلاش جوئے شیر لانے کے مترادف تھی۔ فقیر نے سالہا سال اس کی تلاش میں در، در کی ہوا کھائی۔ احتساب کی جلد اول سے شروع ہو کر ۵۸ تک شائع ہو گئیں۔ ایک عرصہ بیت گیا۔ چار جانب تلاش کے باوجود قصیدہ نہ ملا اور قریباً ملنے سے مایوسی ہو چلی۔ اب اس خیال نے جڑ پکڑنا شروع کر دی کہ احتساب قادیانیت کے کام کو قصائد کی جلد کے بغیر سمیٹ اور لپیٹ دیا جائے۔ اسی دوران میں ایک دن جناب سہیل گوردا سپوری کا فون آیا کہ قصیدہ رائیہ جوابیہ مل گیا ہے۔ فرمائیں تو ای میل سے بھجوا دوں۔ فقیر نے عرض کیا کہ چند دنوں تک خود لینے کے لئے حاضر ہوں گا۔ اس قصیدہ کی فونو کاپی لایا۔ قصیدہ کیا ملا... سالہا سال کی گم شدہ متاع عزیز حاصل ہو گئی۔ فقیر راقم کو مؤلف تحریک ختم نبوت کی طرف سے اس قصیدہ کی کمپوزنگ اور اس کا پرنٹ بھی مل گیا۔ یوں سالہا سال بعد کی جدوجہد سے اس قصیدہ کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ فقیر کے جسم کا رواں رواں رب کریم بے نیاز کے درواہ پر سراپا عجز و نیاز ہے۔ بڑھاپے میں سیدنا زکریا علیہ السلام کو سیدنا یحییٰ علیہ السلام جیسا بیٹا دیا۔ فقیر کو قصیدہ کیا ملا کہ جی و قیوم نے بڑھاپے میں سراپا شکر بنا دیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

آخری دور کی کتابوں حقیقۃ الوحی (جوان کی موت سے تقریباً ایک سال پہلے شائع ہوئی)، اور چشمہ معرفت میں (جوان کی زندگی کے آخری مہینے میں شائع ہوئی) میں تفصیلاً لکھا اور منشی صاحب کی موت کو بڑے زور شور سے اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کیا۔ دوسری طرف شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں مرزا قادیانی کے اس دعوے کے تارو پود بکھرے۔

مرزا غلام قادیانی کی موت کے بعد ان کے مریدین بھی اپنے پیرومرشد کی باتیں دہراتے رہے۔ بنا بریں مسلمان علماء بھی اس موضوع پر لکھتے رہے۔

منشی سعد اللہ لدھیانوی کی نظم ونثر پر مشتمل کچھ رسالے مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی لائبریری سے حاصل کئے تھے، اور ان کی چند نظمیں شخہ ہند میرٹھ کے ضمیموں سے لی گئی ہیں۔ خیال رہے کہ جو کچھ ملا ہے وہ بہت پرانے اوراق کی فونو کاپیاں ہیں، جنہیں پڑھنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے، اسلئے میں نے کچھ اشعار حذف کر دیئے ہیں۔ یوں کم و بیش تین صد صفحات میں منشی سعد اللہ کی نظم ونثر کے نمونے جا بجا مفید حواشی سے مزین کر کے نذر قارئین کئے گئے ہیں۔

منشی سعد اللہ مرحوم کی نگارشات کے بعد مولوی عبدالحی آف کلاس والا ضلع سیالکوٹ کی طویل پنجابی نظم: امداد رحمانی فی کشف عقیدہ قادیانی، نقل کی گئی ہے اور اسے بھی جا بجا اردو حواشی سے مزین کیا گیا ہے۔ یوں اس کتاب کی حیثیت ایک عمدہ علمی دستاویز کی ہو گئی ہے۔ تاہم جو اشعار پڑھے نہ جاسکے انہیں ترک کر دیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین اس سے صرف نظر فرمائیں گے۔

اس جلد کے آخر میں قاضی ظفر الدین کا عربی قصیدہ رائیہ شامل کیا گیا ہے اس قصیدہ کی اہمیت اہل علم پر مخفی نہیں خاص طور پر اس راہ عزیمت میں کودے ہوئے جانثاران رسول ﷺ کی نظر میں اس کی ایک خاص اہمیت ہے۔ بالخصوص اس راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے والے دیوبند مکتب فکر کے معروف خطیب جرنیل تحریک ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا حفظہ اللہ تعالیٰ کے اس قصیدہ کی اہمیت کے بارے میں درج ذیل الفاظ سے خود ہی اندازہ لگا لیجیے جو انہوں نے اپنی تصنیف احتساب قادیانیت کی

مولوی خدا بخش مرحوم کی کچھ نگارشات قبل ازیں بعنوان مثنوی معیار الحق وغیرہ نقل ہو چکی ہیں، لیکن ان کی سب سے پہلی نظم فصل الخطاب جو ۱۸۹۳ء کے گرد و پیش کی ہے، دست یا بدم نہ ہو سکنے کے باعث تا حال شامل سلسلہ نہیں ہو سکی تھی۔ بحمد اللہ! عزیزم سہیل نے اس نظم کو اب کہیں سے حاصل کر لیا ہے اس لئے بحذف چند اشعار (جو ٹھیک طرح پڑھے نہیں جاسکے) یہاں نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔ پنجابی اشعار کے ساتھ کہیں کہیں حسب ضرورت اردو حواشی شامل کر دئے گئے ہیں جو عموماً اشاعت السنہ سے منقول تحریروں پر مشتمل ہیں۔

فصل الخطاب کے بعد تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایک اور معروف کارکن ملا محمد بخش لاہوری کی ایک تحریر بعنوان جشن ڈامنڈ جوبلی کی عجیب یاد گار اور ان کی ایک نظم بعنوان: گرگ کہن قادیانی اور اس کی جو رو کی لڑائی، نقل کی جا رہی ہیں۔ ان کے بعد جناب محمود گنجوی صاحب مرحوم کی ایک تحریر بعنوان: حملہ آسمانی در بارہ شکست قادیانی، نقل ہوئی ہے جو ۱۸۹۶ء۔ ۱۸۹۷ء کے دور سے تعلق رکھتی ہے۔

اس کے بعد منشی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کا ذکر خیر ہے۔ منشی صاحب ہندو مت ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اسلامی لٹریچر، عقائد، تاریخ وغیرہ سے خوب واقف تھے اور بہت اچھے شاعر تھے۔ اردو پنجابی اور فارسی میں مشق سخن فرمایا کرتے تھے۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی کے دوستوں میں سے تھے، اور رد قادیانیت میں ان کی سرگرمیوں میں ان کے مددگار۔ بنا بریں مرزا غلام احمد قادیانی ان سے بہت نالاں رہتے تھے۔

منشی سعد اللہ صاحب لدھیانہ کے ایک ہائی سکول میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۰۷ء میں آپ کی وفات ہوئی تو مرزا صاحب قادیانی نے اپنا ایک نشان پورا ہونے کا دعوئی کر دیا۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ میں نے سعد اللہ کے ساتھ، اور اس نے میرے ساتھ مبالغہ کیا تھا، اور میں نے کہا تھا کہ تو اتر ہے، اور میرے سامنے مرے گا، وغیرہ وغیرہ، اب دیکھو کہ میں زندہ ہوں اور سعد اللہ مر گیا ہے۔ اس موضوع پر مرزا قادیانی نے اپنی زندگی کے

**مولانا مصلح الدین اعظمی رحمہ اللہ**  
جماعت اہل حدیث ہند کے نامور عالم دین اور  
مصنف ۱۴۰۲ھ میں انتقال کیا۔ قادیانیت کی تردید میں  
حسب ذیل کتابیں لکھیں۔

**۱۵۹۔ ختم نبوت کی حقیقت عقل و نقل کی کسوٹی پر:**

یہ رسالہ مرزا بشیر الدین محمود کی کتاب ”ختم نبوت  
کی حقیقت“ کا جواب ہے۔ (صفحات ۶۶ طبع بنارس سن  
اشاعت ندارد)

**۱۶۰۔ مرزا غلام قادیانی اپنے عقائد دعاوی اور  
تصانیف کے آئینہ میں:**

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد کو ان کی  
تصفیقات سے واقع کیا ہے اور اس کے مسج موعود مہدی  
اور نبی ہونے کی تردید کی ہے۔ (صفحات ۱۶ سن اشاعت ندارد)

**۱۶۱۔ مدلل جواب:**

ایک قادیانی مصنف نے مولانا اعظمی کے رسالہ  
”مرزا غلام قادیانی اپنے عقائد دعاوی اور تصنیفات کے  
آئینہ“ کا جواب لکھا۔ مولانا اعظمی نے اس قادیانی پر رسالہ کا  
جواب ”مدلل جواب“ سے دیا۔ (صفحات ۱۲ سن اشاعت ۱۹۷۸ء)

**۱۶۲۔ دجال موعود:**

اسی رسالہ میں مرزا قادیانی کے عقائد پر بحث فرمائی  
ہے اور اس کو دجال و کذاب قرار دیا ہے۔ اس رسالہ کا بنگلہ  
زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔ (صفحات ۱۲ سن اشاعت ندارد)

**۱۶۳۔ مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب علم نبوت پر:**

یہ رسالہ مرزا بشیر احمد قادیانی کی کتاب کا رد ہے۔  
(صفحات ۱۶ سن اشاعت ندارد)

**ایم ایس خالد وزیر آبادی**

قادیانیت کی تردید میں ان کی حسب ذیل کتابیں ہیں:

**۱۶۴۔ نوشتہ غیب:**

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے حالات، بچپن  
و جوانی، شادی اور محمدی بیگم سے عشق کی داستان، ناول کی  
طرز پر بیان کی ہے۔ (صفحات ۲۲۳ سن اشاعت ندارد)

**۱۶۵۔ نبوت مرزا:**

اس کتاب میں مرزا قادیانی کے تمام دعاوی  
مسیحیت، مہدویت اور نبوت کی تردید و تکذیب کی ہے۔  
(صفحات ۲۸۸ سن اشاعت ندارد)

قلمبر 13

# علمائے اہل حدیث کی خدمات

جناب عبدالرشید عرانی

**۱۵۲۔ بحر قلزم یا المسح ابن مریم:**

یہ کتاب مرزا قادیانی، حکیم نور الدین، بشیر الدین  
محمود اور مرزا ناصر احمد کے ان کبکواسات کے جواب میں  
ہے جو ان حضرات نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیے  
تھے۔ (صفحات ۳۳۰ سن اشاعت ۱۹۶۶ء)

**۱۵۳۔ الکلیل المونی لمن یکنال علیہ معنی التونی:**

اس رسالہ میں لفظ ”التونی“ پر بحث کی ہے اور  
قادیانی مصنفین کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔  
(صفحات ۸۰ سن اشاعت ۱۳۷۰ء)

**۱۵۴۔ الاخذ بالہمین من بشیر الدین:**

اس رسالہ میں مرزا بشیر الدین کے کریکٹر پر گرفت  
کی ہے۔ (صفحات ۳۳ سن اشاعت ۱۹۶۲ء)

**۱۵۵۔ الحجۃ؟؟؟؟ والحدل الحمد والحمد والحدل:**

اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے مجدد ہونے کی  
تکذیب کی ہے۔ (صفحات ۹۳ سن اشاعت ۱۹۷۲ء)

**۱۵۶۔ آئینہ مرزا:**

اس کتاب میں مصنف نے تہذیب و اخلاق سے  
متعلق قرآنی تعلیمات کو پیش کر کے مرزا قادیانی کی بد اخلاقی  
و بد زبانی کو بیان کیا ہے۔ (صفحات ۱۲۲ سن اشاعت ۱۹۷۰ء)

**۱۵۷۔ کیل واکتیل بمکیال وانیال:**

وانیال کی ایک پیشین گوئی کو مرزا قادیانی نے اپنے  
اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ مصنف نے اس  
رسالہ میں مرزا قادیانی کے اس مزعومہ دعویٰ کی تردید کی  
ہے۔ (صفحات ۲۰ سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

**۱۵۸۔ کیا مرزائے قادیان عورت تھی؟:**

مرزا قادیانی کے کبکواسات میں یہ بھی شامل ہے کہ  
مجھے حیض آتا ہے، حمل ہوا وغیرہ۔ مصنف نے اس  
رسالہ میں ان کبکواسات کا جائزہ لیا ہے اور یہ رسالہ  
مرزائیت کی رسوائی کا سبب ہوا۔ (صفحات ۳۲ سن اشاعت ندارد)

استدراک رد قادیانیت

**مولانا عبداللہ ثانی امرتسری رحمہ اللہ**

نامور عالم دین و اعظم اور مبلغ تھے۔ قادیانیت کی تردید  
میں ان کی خدمات قدر کے قابل ہیں۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء  
اللہ امرتسری کے تلمیذ تھے۔ ان کے بیشتر مضامین قادیانیت کی  
تردید میں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوئے۔ قیام  
پاکستان کے بعد جزائوالہ ضلع فیصل آباد میں سکونت اختیار کی  
اور اپنے مسلک اہل حدیث کی تبلیغ و اشاعت میں گرانقدر  
خدمات دیں۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں انتقال کیا۔ تردید  
قادیانیت میں آپ کی کتاب درج ذیل ہے:

**۱۳۸۔ فتح حقانی:**

اس کتاب میں جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر کر کے  
مرزا غلام قادیانی کے الہامات اور نشین گویوں کو پنجابی نظم  
میں لکھا ہے۔ (الہجہ بیٹ امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء)

**مولانا عنایت اللہ اثری رحمہ اللہ**

مولانا عنایت اللہ اثری (م ۱۹۸۰ء) صاحب  
تصانیف کثیرہ تھے۔ قادیانی فرقہ کی تردید میں آپ کی  
کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

**۱۳۹۔ ختم النبوة:**

اس کتاب میں مسئلہ ختم نبوت کو ۸ آیات قرآنی ۴۲  
احادیث نبویہ اور ۳ آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے واضح کیا ہے۔

**۱۵۰۔ گوشالہ سامری اور رئیس القرین:**

اس کتاب میں لفظ ”تونی“ کی بابت مرزا بشیر الدین  
محمود قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے درمیان جو خط  
و کتابت ہوئی تھی اس کو جمع کیا گیا ہے اور مولانا اثری مرحوم  
نے مرزا بشیر الدین کو چیلنج کیا تھا کہ وہ ان سے مناظرہ کے  
لیے تیار ہیں لیکن مرزا بشیر الدین کو سانپ سگھ گیا۔ اور  
خاموشی اختیار کر لی۔ (صفحات ۳۳ سن اشاعت ۱۹۳۷ء)

**۱۵۱۔ الویل فالویل لمن یکنال الکلیل:**

قاضی نذیر قادیانی کے رسالہ کے جواب میں تحریر  
فرمایا۔ (صفحات ۳۰ سن اشاعت ۱۹۶۳ء)

کریں۔ اگر اس نے فقط قرار دادیں پاس کرنے پر اکتفا کیا تو فوجی اتحاد او آئی سی کی طرح مردہ ادارہ بن کر رہ جائے گا۔

مسلم دنیا کے جس مقام پر دہشت گردوں کے خاتمہ کی ضرورت محسوس ہو وہاں مشترکہ فوج امن قائم کرنے کا فریضہ انجام دے۔ جن مسلم طاقتوں پر طاغوتی فوج براہ راست حملہ آور ہو فوجی اتحاد حکمت عملی سے ان کو پسپائی پر مجبور کرے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی دیگر مسلم راہ نما جو طاغوت کی جیلوں میں بند ہیں ان کی رہائی کے لیے عملی جدوجہد کی جائے۔

خلافت کے سانچاں سے محرومی کے بعد اتحاد و یک جہتی کا مرکز حرمین شریفین ہے جہاں دنیا بھر کے مسلمان ایک امام کی اقتداء میں سرسجود ہوتے ہیں۔ یہود و نصاریٰ حرمین شریفین کو کھلا اور آزاد ماحول میں ڈھالنے کی تنگ دود میں ہیں وہ مسلمانوں کو دود مذہبی بلاکوں میں تقسیم کرنے کی مذموم پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ اس لیے اتحاد کو مسلکی تاثر سے آلودہ نہ کیا جائے۔ حرمین شریفین کے امن کو ٹھیس پہنچانے والوں کے خلاف سختی سے نمٹا جائے۔

الہی ملت اسلامیہ کو طاغوتی شر سے محفوظ فرما اور اس فوجی اتحاد کو حرم کی پاسبانی کے لیے جسد واحد کی مانند باہم پیوست کر دے تاکہ علامہ محمد اقبالؒ اور دیگر بے چین روجوں کو سکون نصیب ہو جائے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے  
نیل کے ساحل سے لے کر تاجک کا شفر

### غائبانہ نماز جنازہ

✽ سانحہ گلشن اقبال لاہور ایک دلخراش واقعہ ہے اسی احساس کے پیش نظر یکم اپریل کو نماز جمعۃ المبارک کے بعد جامعہ ثنائیہ سبزی منڈی ساہیوال میں مولانا احمد یار صدیقی نے مرحومین کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی جس میں شہر بھر سے مذہبی سماجی سیاسی شخصیات اور یوتھ فورس کے اراکین نے شرکت کی۔ ماہانہ تبلیغی پروگراموں کے سلسلہ میں اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی چیلز کالونی میں ایک تبلیغی پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا عمران اصغر نے خطاب فرمایا۔ قاری محمد ساجد تسم احباب جماعت اور یوتھ فورس کے ذمہ داران بھی شریک تھے۔

رانا محمد فاروق، ناظم نشر و اشاعت 0312-6902343

محمد  
جناب عطاء محمد جنجوعہ

# اسوۂ حسنہ کی حفاظت

اسلام امن و سلامتی کا داعی ہے خلافت کے سنہری دور میں دنیا کے کسی خطہ کا مظلوم فرد دار الخلافہ پہنچ کر ظلم کی داستان بیان کرتا تو مسلم حکمران اس وقت تک چین سے نہ سوتے تھے جب تک فتنہ فساد ختم کر کے امن و امان قائم نہ کر لیتے۔ موجودہ حالات اس کے برعکس ہیں استعماری قوتیں مسلمانوں کے خون کی پیاسی بن چکی ہیں۔ لاکھوں مسلمان دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں اس کے باوجود مسلم حکمران اس سے مس نہیں ہوتے۔

نائن الیون کے بعد راقم نے خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ صیہونی ہدف سعودی عرب ہے۔ البتہ اس سے قبل مستحکم اسلامی حکومتوں کو مفلوج کرے گا۔ بد قسمتی سے مسلم دنیا مذہبی و سیاسی خانہ جنگی میں مبتلا ہے۔ سعودی عرب کے گرد و نواح میں ایسی حکومتیں قائم کرنے کی تنگ دود ہے

قرآن حکیم اللہ ذوالجلال کا کلام ہے جو خاتم النبیین ﷺ پر نازل ہوا۔ آپ ﷺ نے قرآن کی جو تعبیر کی وہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ وحی الہی قلب مصطفیٰ ﷺ میں محفوظ رہی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں میں قرآن کے الفاظ اور مفہوم محفوظ رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تابعین رضی اللہ عنہم میں تابعین سے تبع تابعین کے دل و دماغ میں محفوظ رہے۔ جس طرح قرآن قیامت تک محفوظ رہے گا اسی طرح اس کے معنی مطلب اور تشریح محفوظ رہے گی۔ جب تک قرآن کی توضیح کی حفاظت پر یقین نہ ہو تو اس وقت تک قرآن کی حفاظت کا تصور محال ہے۔

اللہ ذوالجلال نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

”یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین

نمونہ ہے۔“

”یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔“ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ قیامت تک امت کی رہنمائی کے لیے مرکز و محور ہے۔

آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ قیامت تک امت کی رہنمائی کے لیے مرکز و محور ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ

جن کو سعودی حکومت سے نظریاتی اختلاف ہے۔

سید ابوالحسن علی ندوی نے ۱۳۷۳ھ میں اظہار خیال کیا تھا کہ عالم عربی اپنی خصوصیت اور سیاسی اہمیت کی بنا پر اسلامی قیادت کا بیڑہ اٹھائے۔ الحمد للہ ان کی حسرت پوری ہوئی۔ سعودی عرب کی قیادت میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے ۱۳۴ اسلامی ملکوں کا فوجی اتحاد حال ہی میں تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ اتحاد خواہ جس نوعیت کا بھی ہے ملی اتحاد کے حامیوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد میں شامل ارکان عالمی قوتوں کی مرضی کو بالائے طاق رکھ کر آزادانہ پالیسی اپنائیں اور زیر غور مسئلہ کے مثبت و منفی پہلوؤں پر بحث و مباحثہ کرنے کے بعد اتفاق رائے سے حکمت عملی اختیار

کائنات کے امام محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ جو احادیث میں موجود ہے یہ بھی اللہ کے کرم سے محفوظ رہا ہے۔ یہ اللہ ذوالجلال کا نبی کریم ﷺ پر خصوصی خاص انعام اور آپ کا اعجاز ہے۔

اسلام میں داخل ہونے کے لیے اللہ کی توحید کے اقرار کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی شہادت ضروری ہے۔ منکرین حدیث کے لیے غور و فکر کا مقام ہے کہ اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کے لیے احادیث کے علاوہ کونسا اور پیمانہ ہے جس پر عمل کر کے رسالت کے تقاضوں پر عمل کیا جاسکتا ہے؟ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ جو احادیث میں موجود ہے ضائع نہیں ہوا بلکہ وہ بھی قرآن کی طرح محفوظ ہے۔

کے کلاسوں میں علمی کارناموں، ہاسٹل میں دھوتی باندھنے، بنیان اپنے مطالعاتی سرگرمیوں اور تحقیقی کاوشوں کا ذکر خیر کرتے اور چائے کی میز پر ان باتوں کی محاسن کے ساتھ تا دیر باباجی لطف اٹھاتے۔ اتنی دیر میں ملازم آپ کی فرمائش کے پان لاپکا ہوتا۔ ظرافت و مزاح اور تہنوں کی اس محفل میں بر محل دایانہ ارشادات بھولتے نہیں تھے۔ یہ مجلس اپنے عروج پر ہوتی اور باباجی فرماتے کہ اچھا بیٹا! میں اب جا رہا ہوں اور چل دیتے۔

اپنے اسلاف کو یاد رکھنے کی بات ہو رہی ہے۔ اسی طے نہ صرف ہم پوتوں کو یاد رکھتے بلکہ ہمارے انتہائی عالم فاضل چچا جان محترم و مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب سے ملاقات کے لیے فیصل آباد آمد پر اکثر و بیشتر ان کے گھر تشریف لاتے۔ گپ شپ ہوتی، یاد ماضی تازہ کی جاتی، بزرگوں کا ذکر خیر ہوتا۔ اپنے اپنے گھروں پر اپنی اپنی آل و اولاد کے احوال ایک دوسرے کو سناتے۔ یار زندہ صحبت باقی کی آس اور امید پر ایک دوسرے سے جدا ہوتے۔

ہمارے ہاں ان کی آخری آمد ہوگی یہ تو ہمارے وہم و

گمان میں بھی نہ تھا۔ ہم تو باباجی کی آمد کے بعد سے تقریباً روزانہ ہی گھر پر ان کی باتیں

یاد کر کے خوش ہو رہے تھے۔ 6 مئی

2012ء کو برادر سہیل صاحب کا فون آیا کہ

باباجی کی صحت بہت خراب ہو گئی تھی۔ ہسپتال

میں داخل رہنے کے بعد اب گھر تشریف لاپچے ہیں لیکن صحت

ابھی بحال نہیں ہوئی۔ بلکہ۔۔۔ بہت دعاؤں کی ضرورت

ہے۔ باباجی کے ہزاروں عقیدت مندوں کی طرح ہم سب

افراد خانہ کے دل سے بھی دعائیں نکل رہی تھیں۔

یا الہی! باباجی کا سایہ ہم سب پر تا دیر سلامت رکھنا

مگر کب تک؟ آخر وہ اٹل گھڑی آن پہنچی جب دل کی

دھڑکن ساتھ چھوڑ جاتی ہے، نبض رک جاتی ہے۔ بظاہر نظر

پتھر جاتی ہے لیکن حقیقت میں وہ (بیابیتھا النفس

المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة) کا

نظارہ کر رہی ہوتی ہے۔

اس قیامت خیز گھڑی (2012-5-7 بعد از

دوپہر بروز سوموار) کی خبر بھی برادر سہیل صاحب نے

دل پر پتھر رکھ کر دی۔ کیونکہ ٹیلی فون پر اطلاع دیتے

وقت آواز نہ صرف افسردہ بلکہ رندھی ہوئی تھی زبان ساتھ



اظہر صاحب (حفظہ اللہ تعالیٰ) نے پیش کئے جانے والے صدارتی خطبہ کی کاپی عنایت فرمائی جو کہ بطور سوغات محفوظ ہے (جزاہم اللہ فاحسن الجزاء)

باباجی کی یہ تشریف آوری ان کے اخلاق عالیہ کا تسلسل تھی۔ باباجی اپنے اسلاف کو یاد رکھنے والے عظیم رویے کے مالک تھے۔ اس تشریف آوری سے قبل بھی ہمیں دعاؤں کی سوغات دینے کی فرصت کی تلاش میں رہتے تھے۔ برادر مکرم طارق عبداللہ رحمہ اللہ کی سمندری شہر میں بیرون غلامنڈی مین روڈ پر زرعی ادویات کی دکان تھی۔ باباجی فیصل آباد کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے یا واپس گزرتے ہوئے اکثر دکان پر ٹھہر جاتے۔ اپنے استاد

بابائے تبلیغ، بقیۃ السلف حضرت مولانا عبداللہ گورداس پوری (المعروف باباجی پورے والا) جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے زیر اہتمام 63 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس (منعقدہ 16-17 مارچ 2012ء بروز جمعہ، ہفتہ) میں خطبہ صدارت ارشاد فرمانے کے لیے فیصل آباد سے ماموں کانجن جا رہے تھے۔ بعد از عصر بروز ہفتہ باباجی نے ہمراہ پوتوں اور نواسوں کے غریب خانہ (رندھاوا) ہاؤس، فرید ناؤن، سمندری) کو شرف زیارت و لقاء سے نوازا۔ آپ کے قدم میمنت لزوم سے میرے خاندان کی خوشی دیدی تھی۔ تمام افراد خاندان شاداں و نازاں تھے کہ باباجی کی زیارت ہو گئی اور دعائیں بھی خوب۔

گھر میں ایک طرف میتھی خشک کرنے کی غرض سے پھیلا رکھی تھی۔ باباجی نے دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میتھی خشک کی جا رہی ہے بعد ازاں سالن میں استعمال کریں گے۔ استفہامیہ انکاری کے انداز میں

فرمایا: یہ صرف سالن کے کام ہی آتی ہے اس کے پکڑے نہیں بن سکتے؟ اس سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہو سکتی تھی کہ باباجی کی پکڑوں کی فرمائش سامنے آئی۔ ان کی بہو نے علاوہ پر تکلف چائے کے عقیدت و محبت کے ساتھ فوراً پکڑے بھی پیش کر دیئے جو آپ کو بہت پسند آئے۔ مزے مزے سے کھاتے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ ڈھیروں دعائیں بھی دے رہے تھے اپنی اس بہو کو جو کہ آپ کے مدرسہ بھیجی سدھواں امرت سر (ہندوستان) دور کے دوست اور ساتھی، میرے ماموں جان حافظ عبدالکریم رندھاوا آف اڈا پرمٹ، لودھراں کی بیٹی ہے۔

پسرگان عطا اللہ مجاہد اور امرا اللہ ارسلان نے باباجی کی زندہ دلی والی مجلس کا نظارہ کیا اور زندگی زندہ دلی کی جیتی جاگتی جسم تصویر باباجی کو دیکھا بھی۔ برادر سہیل

**باباجی نے عمر رفتہ دعوت و تبلیغ میں بے بسی۔ عمر بھر مسلک حقہ کی حقانیت ڈنکے کی چوٹ بیان کی لیکن کبھی دوسروں کی دل آزاری کا انداز بیان اختیار نہ کیا۔ ہمیشہ دلداری والا کلمہ خیر ہی کہا، یہی ان کی عظمت کی دلیل ہے۔**

محترم مولانا عطا اللہ عرف مولوی اللہ دتہ شہید (م 1947ء) کے پوتے، اپنے دوست ہمارے والد گرامی مولانا محمد داؤد کے بڑے بیٹے طارق عبداللہ کے ہاں بڑی عمدہ چائے نوش فرماتے، اپنی پسند کے پان کی فرمائش کرتے۔ یوں شرف زیارت و لقاء اور دعاؤں کی سوغات دے کر راہی منزل ہوتے۔ راقم السطور شعبہ اسلامیات گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سمندری میں تعینات تھا۔ کبھی کبھار کالج تشریف لاتے جہاں ہمارے دیرینہ بزرگ رفیق کار (ریٹائر) پروفیسر محمد شفیق شاہ صاحب آف تانڈلیا نوالہ کے ساتھ اپنے فرزند ارجمند محمد سلیمان اظہر صاحب (قلی نام ڈاکٹر محمد بہاء الدین) کی پنجاب یونیورسٹی دور کی یادیں تازہ کرتے۔ جناب شفیق شاہ صاحب ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے یونیورسٹی فیلو، ڈیپارٹمنٹ فیلو اور ہاسٹل فیلو تھے۔ جناب ڈاکٹر صاحب

نہیں دے رہی تھی الفاظ کا تسلسل بھی ٹوٹ رہا تھا کیونکہ دل ٹوٹ چکا تھا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

دادے پوتے کی جدائی کا غم وہ پوتا ہی جانتا تھا جس نے دادا جان کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی تھی۔ پہلے اپنی انگلی دادا جان کے ہاتھ دے کر ان کے سہارے چلنا سیکھا۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب دادا جان کی انگلی اب جوان پوتے کے ہاتھ میں تھی اور اب یہ پوتا ان کا سہارا تھا۔ دعوتی تبلیغی اسفار ہوں یا خاندانی تقاریب جناب سمیل صاحب کے بغیر باباجی بیرون شہر سفر پر جا ہی نہیں سکتے تھے۔

باباجی اللہ کے ولی تھے مشہور روایت ہے کہ ایک دفعہ ماموں کا نجن کانفرنس میں جب آپ کی تقریر کی باری آئی تو گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ کسی لمحے بھی موسلا دھار بارش کا آغاز ہوا چاہتا تھا آپ نے بادلوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اب تمہارے برسنے کی گھڑی نہیں، عبداللہ کے گرجنے کی باری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ولی اللہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کی لاج رکھی

کیونکہ یہ ایسے بندے اس حدیث [لواقسم علی اللہ لایبرہ]" (صحیح مسلم) کا مصداق ہوتے ہیں کہ دنیا والوں کے ہاں تو ان کی کوئی خاص قدر و منزلت نہیں ہوتی لیکن اگر وہ اللہ

کے بارے میں قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو اللہ ان کی قسم کی لاج رکھتے ہیں۔ ایسے ہی ہوا، بادل چھٹ گئے بارش مل گئی اور قرآن و سنت کی دعوت کے موتیوں کی باباجی نے خوب برکھا برسائی۔ ایسے اللہ والے بزرگ کی آخری سانس تک خدمت کرنا اور دعائیں لینا یہ جناب سمیل صاحب کا ہی مقدر تھا۔ سمیل صاحب نے نوجوانوں کے لیے بزرگوں کی خدمت کی اعلیٰ مثال قائم کر کے دکھائی۔

باباجی کے بعد اب کون ہے جو بقیۃ السلف کہلانے کا حق دار ہو؟ آپ اپنے اسلاف کی زندہ جاوید تصویر تھے اور تاریخ بھی۔ تاریخ کے دھارے پر جب بہہ نکلتے تو پھر مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مناظر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری سے ان کی عقیدت و محبت دیدنی ہوتی تھی۔ برصغیر میں تاریخ اہل حدیث کے تقریباً پون صدی کے آپ نہ صرف عینی شاہد تھے بلکہ عملی مرتب بھی۔ جس کی قلمی توفیق اب اللہ تعالیٰ نے آپ کے

صلبی و علی وارث جناب ڈاکٹر محمد بہا الدین صاحب (حال مقیم برطانیہ) کو عطا فرمائی ہے کہ برصغیر کی مکمل تاریخ اہل حدیث مرتب فرما رہے ہیں (تاحال 7 جلدیں سپرد قلم کر چکے ہیں ان میں سے 6 انڈیا میں اور ابتدائی 4 پاکستان میں طبع ہو چکی ہیں باقی ماندہ ہر دو جگہ پر زیر طبع ہیں) اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و سائل وافرہ اور مہلت تامہ عطا فرمائے کہ تحریک ختم نبوت (تا حال تحریر کردہ 58 جلدوں میں سے 23 ہندوستان اور پاکستان میں طبع ہو چکی ہیں اور غیر مطبوع جلدیں انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں) جیسے عظیم کام کی طرح تاریخ اہل حدیث کی کئی ایک جلدوں اور ہزاروں صفحات میں تکمیل آپ کا مقدر بھڑائے (آمین ثم آمین)

باباجی کے انتقال پر ملال کی غناک خبر کے ساتھ ہی یادوں کی بارات اندنی چلی آئی۔ باباجی ہمارے دادا جی مولانا عطا اللہ شہید (تفصیلی حالات: محمد اسحاق بھٹی، کاروان سلف، مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد۔ 2003ء ص 65 تا ص 87) کے چہیتے شاگرد تھے۔ بذلہ شیخ طبیعت اور

**باباجی کے تبلیغی دوروں میں دنیاوی مفادات مد نظر نہیں ہوتے تھے۔ دنیا کمانے کی غرض سے یہ سفر نہیں ہوتے تھے بلکہ مسلک حق کی دعوت پہنچانے کی غرض سے اور اس مشن پر آپ تادم واپس قائم رہے۔**

لطافت و ظرافت کے غلبے کے باوجود آپ انتہائی سختی اور ذہین، مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اس فرمانبرداری کے رویے کی بدولت دادا جان کے ہاں وہ گھر کے ایک فرد گردانے جاتے تھے۔ بچپن سے لڑکپن اور شاگردی کے اس دور میں آپ اپنے دیگر ساتھیوں میں پر مزاح حرکات کی بدولت ممتاز و منفرد تھے۔ آپ کی اس دور کی بہت سی شراتوں کے میرے کئی ایک بزرگ شاہد بھی تھے اور راوی بھی جو کہ اب سارے کے سارے ہی آخری گھروں میں آرام فرما رہے ہیں۔ (اللہم نور قبوہم وبرد مضجعناہم)

باتوں میں مزاح تو آپ کی فطرت ثانیہ تھا لیکن بعض خطیبوں اور واعظوں کی طرح آپ نے کبھی سٹیج پر معیار سے گری ہوئی حرکت یا بات نہیں کی۔ آج کے بعض خطیب جوش خطابت میں بہک جاتے ہیں اور معاملہ (انتہائی معذرت کے ساتھ) سو قیامہ انداز تک جا پہنچتا ہے جو کہ مذہبی سٹیج کے قطعاً شایان شان نہیں ہوتا۔

باباجی حس مزاح زندہ کر کے سامعین کو زندہ رکھنے کا گڑ جانتے تھے جس سے تقریر کے آخری لفظ تک سامعین کی دلچسپی قائم رہتی تھی۔

باباجی نے عمر رفتہ دعوت و تبلیغ میں بسر کی۔ عمر بھر مسلک حق کی حقانیت ڈنکے کی چوٹ بیان کی لیکن کبھی دوسروں کی دل آزاری کا انداز بیان اختیار نہ کیا، ہمیشہ دلداری والا کلمہ خیر ہی کہا، یہی ان کی عظمت کی دلیل ہے۔ آپ (ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنۃ) (اخل) کی عملی تعبیر تھے۔ قرآن و سنت کی کھری دعوت داعیان مسلک حق کا امتیاز رہنی چاہیے اور یہ دعوت قرآنی خطوط پر مرتب ہونی چاہیے۔

باباجی نے رواداری یا پاس داری کے نام پر کبھی انظہار حق میں مداخلت نہیں برتی تھی۔ احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ علی الاعلان ادا فرماتے تھے۔ آپ کے وعظ و نصیحت میں صداقت حق کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ جب مرزائی آپ کو زچ کرنے کی خاطر سوال کرتے کہ

تمہارے عقیدے کے مطابق جب عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں واپس آئیں گے تو یہاں پر شادی بھی کریں گے تو ان کی شادی کس گھرانے میں ہوگی؟ باباجی سوال کی چھتی ہوئی طنز سمجھتے تھے، بڑے پیار سے

فرماتے: او کملیو (ارے نادانو!) جاٹ، جاٹ کے گھر، آرائیں، آرائیں کے گھر، راجپوت، راجپوت کے گھر اور سید، سید کے گھر ہی شادی کرتا ہے اب نبی، نبی (خود ساختہ) کے گھر ہی بارات لے کر آئے گا۔ بلکہ میں اس بارات کا سزا بھالہ بن کر ساتھ آؤں گا۔ تو وہ لوگ اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے بلکہ (فہبت الذی کفر) (البقرہ) کا سا حال ہوتا تھا۔ سچے نبی کے سچے تبع سے جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں کے لیے وافر سامان ندامت و شرمندگی موجود ہوتا تھا شاید کہ سمجھ جائیں۔

دعوت و تبلیغ کے میدان میں آج اس طنز کے وار کو سہہ جانے والے رویے کی شدید ضرورت ہے۔ آپ کا مخاطب چاہے کتنے ہی بے ہودہ رویے پر اتر آئے۔ باباجی کی طرح زندہ دلی سے اس کو نہ صرف برداشت کریں بلکہ دلیل صادقہ اور انداز قاطع سے لا جواب کریں اسے اس کے گمراہ کن افکار و نظریات اور تباہ کن اعمال و

نے جو کہا کر کے دکھادیا تقریباً 63 سالہ خدمات کے بعد آپ کا جنازہ مرکزی مسجد اہل حدیث بورے والا سے ہی اٹھا۔ اللہ اللہ! یہ کیسے عظیم لوگ تھے جو کہا وہ کر کے بھی دکھایا۔ ایک ہی مسجد کے ساتھ اپنا جینا مرنا وابستہ کیے رکھا۔ 8 مئی 2012ء بروز منگل صبح تقریباً نو بجے کے

قریب جنازے میں شرکت کی خاطر سمندری سے بورے والا پہنچا۔ آپ کی چار پائی پس پردہ عورتوں کے درمیان پڑی تھی۔ مسجد کے صحن میں ملک کے اطراف و اکناف سے علماء کرام، شیوخ عظام ہی نہیں دور دراز دیہاتوں سے سادہ لوح بھولے بھالے آپ کے عقیدت مند بھی چلے آ رہے تھے۔ جو باباجی کی پر خلوص اور پر تاثیر دعوت و تبلیغ کا پھل تھا۔ جیسے جیسے نماز جنازہ کا وقت قریب ہو رہا تھا علم و فضل کے روشن مینار، زہد و تقویٰ کے پیکر ہی پیکر ہر طرف دکھائی دے رہے تھے۔ مسجد اپنی وسعت و فراخی کے باوجود تنگی داماں کا منظر پیش کر رہی تھی۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کا گورنمنٹ کالج بورے والا کے وسیع و عریض گراؤنڈ میں اہتمام تھا۔ کالج گراؤنڈ کو پولیس کے جوانوں نے سیکورٹی کے نقطہ نظر سے مکمل طور پر اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔ لاؤڈ سپیکر پر باباجی کی مذہبی، مسلکی و تحرکی سرگرمیوں کو

سراہنے والوں میں ہر طرح کے عقیدت مند تھے۔ شیوخ الحدیث، علماء کرام، صلحاء عظام، دیگر مسالک کے علاوہ عوامی سیاسی نمائندے بھی موجود تھے۔ وقت کی نزاکت کے پیش نظر اکثر و بیشتر احباب گرامی سے معذرت کرنا پڑی اور ہزاروں سوغادوں کی آہوں اور ہچکیوں میں فضیلۃ الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ نے نماز جنازہ کی پر سوز لہجے میں امامت فرمائی۔ آخر کار اپنے عقیدت مندوں کو ہمیشہ ہنسانے والا اب ہمیشہ ہمیش کے لیے شہر خوشاں کی طرف سفر طے کرتے ہوئے بالکل خوش تھا لیکن چہرہ پر نور تھا۔ (اللهم نور قبرہ و برہم مضجعہ)

اللہ تعالیٰ آپ کے صلی پسماندگان عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے عقیدت مندوں کو قرار نصیب فرمائے جو زندگی کی آخری سانس تک اب باباجی کی پرازمراغ و عطف کے لیے ترستے رہیں گے۔

والے واعظین عظام کے حافظے قابل داد ہیں کہ صاحب کیسٹ نے جہاں وقفہ فرمایا ہے یہ بھی فرماتے ہیں۔ بلکہ اس نے جہاں کھٹا ہوا مارا ہے یہ بھی مارتے ہیں۔ یہ ایک کیسٹ رٹ کر ملک بھر میں جگہ جگہ تقریروں کا سلسلہ چلا لیتے ہیں۔ اگلے راونڈ میں کوئی دوسری کیسٹ یاد کی اور پھر سے علم بالکیسٹ کی برکات جاری ہو جاتی ہیں۔

باباجی اس پر یہ بھی واضح کرتے تھے کہ یہ علم بالکیسٹ والے خطبہ کرام کسی مسجد میں ایک سال سے زائد تک نہیں سکتے، وجہ صاف ظاہر ہے کہ سال کے 52 جمعے یاد ہیں جب کیسٹوں والا علم پورا ہوا، حضرت صاحب کی نئی مسجد تلاش شروع، یہ سالانہ بنیادوں پر مساجد تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ خود خطبات کی تیاری کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جبکہ باباجی فرمایا کرتے تھے کہ میرے استاد محترم مولوی عطاء اللہ شہید کی ہدایت اور تربیت تھی کہ بلا تیاری خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرماتا۔ باباجی کے بقول میرے استاد محترم نے 1953ء میں مجھے خود

افعال پر خوب خوب متنبہ کریں لیکن طیش میں ہرگز ہرگز نہ آئیں۔ جس طرح باباجی شاید زندگی بھر دعوت و تبلیغ کے میدان میں برہم مزاج نہیں ہوتے ہوں گے۔ باباجی کی تقریر کے شائقین پہلے پہل بس ایک خط لکھا کرتے تھے اور قافلہ دعوت و تبلیغ کے دیگر ہمراہیوں مناظر اسلام مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، واعظ خوش الحان حضرت مولانا محمد حسین شینو پوری رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی طرح کلمے پر پگڑی باندھے صاف ستھرے لباس میں خراماں خراماں پیدل چلے آ رہے ہیں، تانگے پر تشریف لا رہے ہیں، نہ آنے سے پہلے لمبے چوڑے القابات اور اشتہار میں لازمی اور نمایاں طور پر نام آنے کی شرط ہوتی تھی، نہ آنے کے بعد ہٹو، بچو کے پروڈکٹوں کا مطالبہ تھا، نہ ہی آگیا، آگیا، شیر پنجاب آگیا جیسے نعروں کی لکار اور یلغار کا خفیہ اہتمام ضروری تھا۔ ام شریف آدمی کی طرح جلسے کے میزبان کے ہاں تشریف لاتے۔ اگر دوپہر کا وقت ہوتا تو کھانا تناول فرماتے اور اگر رات کا وقت ہوتا، چاہے کتنا ہی مزیدار کھانا

کیوں نہ تیار کر رکھا ہو باباجی نے بس دودھ کا پیالہ ہی نوش فرماتا ہے۔ غالباً تا دیر صحت سلاقی کے ساتھ زندہ رہنے میں باباجی کی کھانے پینے میں انتہائی احتیاط کا بھرپور حصہ تھا۔

باباجی کے تبلیغی دوروں میں دنیاوی مفادات مد نظر نہیں ہوتے تھے۔ دنیا کمانے کی غرض سے یہ سفر نہیں ہوتے تھے بلکہ مسلک حق کی دعوت پہنچانے کی غرض سے اور اس مشن پر آپ تادم واپس قائم رہے۔ زندگی بھر اہل علم کی وضع داری پر کبھی حرف نہیں آنے دیا۔ کسی جگہ پر کبھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جو اہل علم کی شان کے منافی ہو۔ ایسے بزرگوں کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ ان کی اعلیٰ روایات کو لے کر ہی آگے بڑھنا چاہیے۔ باباجی آج کل کے بعض نامور واعظین کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ان کے پاس علم بالکیسٹ ہے۔ ان کے علم و فضل کا منبع و ماخذ پسندیدہ خطباء کی کیسٹیں ہیں۔ صاحب کیسٹ، خطیب صاحب، واعظ صاحب نے جو جو کچھ بیان فرمایا ہے یہ بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ اس میں کس قدر صحیح احادیث ہیں اور کس قدر ضعیف بلکہ موضوع روایات بھی ہیں۔ ان علم بالکیسٹ

**باباجی نے جو کہا کر کے دکھادیا تقریباً 63 سالہ خدمات کے بعد آپ کا جنازہ مرکزی مسجد اہل حدیث بورے والا سے ہی اٹھا۔ اللہ اللہ! یہ کیسے عظیم لوگ تھے جو کہا وہ کر کے بھی دکھایا۔ ایک ہی مسجد کے ساتھ اپنا جینا مرنا وابستہ کیے رکھا۔**

پہلا خطبہ جمعہ لکھ کر دیا تھا۔ یہ خطبہ باباجی سال میں ایک دفعہ عقیدت و محبت سے ضرور دہرایا کرتے تھے اور سامعین کو اپنی پہلی تقریر سے پھر سے لطف اندوز کرتے تھے۔ استاد محترم کی فصاحت اور تربیت کے زیر اثر باباجی ہمیشہ خطبہ اور درس تیاری کر کے ہی ارشاد فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ باباجی کو سالانہ بنیادوں پر تبدیلی مسجد کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ بلکہ بورے والا کی مرکزی مسجد اہل حدیث ہی نہیں یہ شہر بھی اب آپ کے نام کا لاحقہ بن چکا تھا۔ کون سے مولانا عبداللہ صاحب؟ مولانا عبداللہ آف بورے والا سے آپ دیگر عباد اللہ سے ممیز کئے جاتے تھے۔ باباجی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی کا اور مسجد کا مرتے دم تک کا ساتھ ہونا چاہیے۔ اور نبی ﷺ کی سنت ہے جس طرح نبی ﷺ نے اللهم بالرفیق الاعلیٰ کا سفر اپنی مسجد یعنی مسجد نبوی سے اختیار کیا اسی طرح مولوی کا بھی مسجد سے ہی جنازہ اٹھنا چاہیے۔ باباجی

## اخبار الجماعۃ

## تحفظ حقوق نسواں بل خلاف شریعت اور بدعتی پر مبنی..... علمائے اہل حدیث کا متفقہ فیصلہ

گا اور اندیشہ ہے کہ اس سے ایک طرف ملک دشمن این جی اوزکو سرکاری تحفظ ملے گا تو دوسری طرف قومی خزانہ لوٹنے کے مزید دروازے کھلیں گے۔ بہر حال علماء کرام نے طویل بحث کے بعد ایک قرارداد کے ذریعہ اس بل کو مسترد کرتے ہوئے چند علماء کرام پر مبنی ایک کمیٹی تشکیل دی جو محقق العصر حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ تعالیٰ سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کی زیر سرپرستی اس بل پر اپنے تحفظات کو قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب کرنے کے ساتھ متبادل تجاویز بھی پیش کرے گی۔ اجلاس میں رفقاء ادارہ علوم اثریہ کے علاوہ جامعہ سلفیہ سے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس بٹ صاحب، مفتی عبدالحنان صاحب، فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم صاحب، پروفیسر نجیب اللہ طارق صاحب، مولانا محمد ادریس سلفی صاحب اور چوہدری محمد یسین ظفر صاحب جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کنج سے شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل صاحب، مولانا محمد افضل صاحب، جامعہ تعلیمات اسلامیہ سے فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالحق صاحب، مولانا محمد سلیم جباری صاحب اور حافظ محمد بلال صاحب، کلیہ دار القرآن والحدیث سے فضیلۃ الاستاذ مولانا ہود صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد انس مدنی صاحب، شیخ مولانا حبیب الرحمن خلیق صاحب، دارالدعویٰ سلفیہ ستیانہ سے حضرت مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب، حضرت مولانا عبدالرشید ضیاء صاحب، حضرت الشیخ مولانا ابوالنعمان بشیر احمد صاحب حفظہم اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی۔ جبکہ انفرادی طور پر خصوصی دعوت پر شرکت کرنے والوں میں فضیلۃ الشیخ مولانا محمد خالد سیف صاحب سابق مشیر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، حافظ عبدالرحمن آزاد صاحب (امیر مرکزی یہ فیصل آباد)، مولانا محمد سعید چنیوٹی صاحب، حافظ ثناء اللہ ضیاء صاحب، چوہدری عبداللطیف صاحب سرفہرست ہیں۔ اس اجلاس کی اہمیت تب مزید بڑھ گئی۔ جب مرکزی جمعیت الہدیث کے سینئر نائب ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم صاحب وفد کے ہمراہ شریک مذاکرہ ہوئے۔ ان کے وفد میں حافظ عبدالستار حامد صاحب صوبائی امیر مرکزیہ، میاں محمود عباس صوبائی ناظم مرکزیہ، مولانا محمد ابراہیم صاحب دیگر ارکان شامل تھے۔ آخر میں انتظامیہ ادارہ علوم اثریہ کی طرف سے شرکاء اجلاس کی تواضع میں پر تکلف ظہرانڈیا۔

رپورٹ: مولانا براق التوحیدؒ ادارہ علوم اثریہ، فیصل آباد

حکومت پنجاب کی طرف سے اسمبلی میں منظور کیے جانے والے حالیہ تحفظ نسواں بل کے شرعی، قانونی اور اخلاقی و سماجی پہلوؤں پر غور و خوض کے لیے ڈویژن فیصل آباد کے الہدیث علماء و مشائخ کا ایک نمائندہ اجلاس زیر سرپرستی محقق العصر حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ، رئیس ادارہ علوم اثریہ 5 اپریل بروز منگل اثریہ کانفرنس ہال میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ امجد نے فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی نشستوں پر فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ عبدالعزیز علوی اور حضرت مولانا عبدالرشید حجازی تشریف فرما تھے۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد راقم الحروف نے تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا اور اس بل کے پس منظر و پیش منظر پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ بل اپنی ڈرافٹنگ سے لیکر منظوری کے کن مراحل سے اور کس طرح گزرا۔ بعد ازاں علماء و مشائخ کو بل پر گفتگو کی دعوت دی گئی۔ سب سے پہلے مولانا عبدالرشید حجازی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے تحفظ نسواں بل پر اس مذاکرہ علمیہ کے انعقاد پر رئیس ادارہ کو مبارکباد پیش کی اور ادارہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ ادارہ آئندہ بھی اس قسم کے قومی و دینی اور مسلکی مسائل پر علماء و مشائخ کی راہنمائی میں اپنا بھرپور کردار ادا کرتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان کی قیادت بالخصوص امیر محترم حفظہ اللہ نے اس بل پر مسلکی و جماعتی موقف کو واضح کرتے ہوئے حکومت کو باور کرایا ہے کہ وہ حکومت کے سیاسی اتحادی تو ہیں مگر اس اتحاد کی قیمت پر اپنے دینی و مسلکی موقف پر کوئی مصالحت یا مدہانت نہیں کر سکتے۔ بعد ازاں مختلف علماء کرام نے بل پر شق وارا اپنی آراء و تجاویز اور انتقادات کا اظہار کیا اور مدلل بحث کے بعد قرارداد یہ کہ یہ بل قرآن و سنت کی روح کے یکسر منافی ہے۔ جس کے نفاذ سے اسلامی روایات و اقدار کو پامال کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ اس بل کا مقصد صرف مغربی و صیہونی ایجنڈا کی تکمیل میں پاکستان کے نظریاتی تشخص کو ختم کرنا اور اسلام کے عالمی و خانگی نظام کی جگہ مغربی نظام کو مسلط کرنا ہے۔ علماء نے کہا کہ یہ بل نہ صرف آئین پاکستان کی بعض دفعات سے متصادم ہے بلکہ پہلے سے متعین حقوق نسواں کی موجودگی میں غیر ضروری بھی ہے۔ جس کے نتیجے میں ملک میں انارکی بڑھنے کے علاوہ قومی خزانہ پر بھی بے جا بوجھ پڑے

### جماعۃ السنہ پاکستان کا مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان میں انضمام کا اعلان

کراچی..... جماعۃ السنہ پاکستان کے صدر سید عامر نجیب اور ناظم اعلیٰ سید اشرف قریشی نے اپنی جماعت کو مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان میں ضم کرنے کا اعلان کر دیا۔ نمائندہ السنہ پاکستان کے تمام رہنما اور کارکنان اب سینئر پروفیسر ساجد میر کی قیادت میں مرکزی جمعیت الہدیث کے پلیٹ فارم پر نفاذ اسلام اور توحید و سنت کے فروغ کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ہماری یہ قربانی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان کے نائب امیر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن ڈاکٹر علی محمد ابوخراب، سندھ کے امیر مشتقی محمد یوسف قصوری، ناظم اعلیٰ مولانا ابراہیم طارق، مولانا افضل سردار، قاری خلیل الرحمن جاوید اور دیگر رہنماؤں کے ہمراہ کراچی پریس کلب میں مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے جماعۃ السنہ پاکستان کے رہنماؤں نے کہا کہ ہمیں اپنی ذاتی بڑائی نہیں بلکہ مقاصد کا حصول مطلوب ہے اس مقصد کے لئے ہم اپنی تنظیمی شناخت کو بھی قربان کر رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان جو کہ ایک جمہوری، دینی اور ملک گیر جماعت ہے اس میں رہ کر نفاذ اسلام کے لئے ہماری جدوجہد زیادہ موثر ہوگی۔ مولانا علی محمد ابوخراب نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم جماعۃ السنہ پاکستان کے مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان میں انضمام کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنی جماعت کی طرف سے سید عامر نجیب، سید اشرف قریشی اور ان کے سب ساتھیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر AYF پاکستان اور حافظ فیصل افضل شیخ نے عامر نجیب سمیت پوری جماعت کا خیر مقدم کیا ہے۔

رپورٹ: عطاء الرحمن حقانی، ناظم دفتر AYF پاکستان

### ضروری اعلان

مرکزی جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر کے سرپرست مولانا عبدالعزیز حنیف نے امیر آزاد کشمیر مولانا محمد صدیق بالا کوٹی کی علالت کی وجہ سے مولانا سید عتیق الرحمن شاہ کو قائم مقام امیر مقرر کیا ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں اور مولانا محمد صدیق کی صحت کا ملکہ و عاجلہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

## چوہدری کاشف نواز رندھاوا کو صدمہ!

والد محترم انتقال کر گئے!

فیصل آباد..... پاکستان مسلم لیگ (ن) یوتھ ونگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری چوہدری کاشف نواز رندھاوا مرکزی جمعیت اہل حدیث کے رہنما کے والد محترم الحاج محمد نواز رندھاوا مختصر علالت کے بعد آج یہاں انتقال کر گئے مرحوم کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں 4 چک رام دیوالی (ارنہ کریم نگر) میں بروز پیر مورخہ 11 اپریل 2016ء رات 9 بجے ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں شرعہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!..... (ادارہ)

## درس قرآن

23 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء خانوالہ شہر میں مولانا نذیر احمد شاکر اور مولانا سرفراز حیدر آف جوہر آباد خصوصی خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: مولانا امیر حمزہ مشہدی خانوالہ سٹی 24 اپریل بروز اتوار بمقام مہ سلطان پور خصوصی خطاب مولانا سرفراز حیدر آف جوہر آباد دارشفا فرمائیں گے۔

منجانب: مولانا محمد سرفراز حیدر نائب ناظم تبلیغ AYF پنجاب

## رحمت للعالمین ﷺ کانفرنس

23 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء رحمت للعالمین کانفرنس نواں کوٹ لالیا نوالہ اوکاڑہ میں ہو رہی ہے۔ مولانا منظور احمد مولانا قاری محمد حنیف ربانی مولانا محی الدین ننگن پوری حافظ محمد بنیامین عابدو دیگر علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: عبدالغفار بھٹی

## سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

25 اپریل بروز سوموار بعد نماز عشاء کلہر کلاں منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس سے پروفیسر عبدالرزاق ساجد مولانا محی الدین ننگن پوری اور قاری رمضان الہی ظہیر خطابات فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: محمد عبداللہ احمد کھوکھر ضلع اوکاڑہ

## قاری کے ضرورت مند توجہ فرمائیں

ایک مستند تجربہ کار قاری ان دنوں فارغ ہیں شعبہ حفظ اور امامت کی خدمات انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کسی مسجد و مدرسہ میں ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

## اجتماعی خطبہ جمعہ المبارک

25 مارچ کو مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس کے زیر اہتمام تیسرا اجتماعی خطبہ جمعہ المبارک ریلوے گراؤنڈ بالمقابل حبیب بینک میں ادا کیا گیا۔ جمعہ کا خطبہ پنجاب کے سینئر نائب امیر محترم حافظ ظفر اللہ خاں صاحب نے ارشاد فرمایا۔ حافظ ظفر اللہ خاں صاحب کی آمد پر مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس کے سینکڑوں کارکنان نے مولانا محمد زبیر مجاہد اور مولانا حبیب الرحمن یزدانی کی قیادت میں حافظ صاحب کا بھرپور استقبال کیا اور آپ کو خطبہ جمعہ المبارک کے پنڈال میں لایا گیا۔ آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ جب سے مسلمانوں نے قرآن و حدیث کی تعلیمات سے دوری اختیار کی ہے امت مسلمہ ذلیل و رسوا ہو کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر امت مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسے فوری طور پر تعلیمات محمدیہ پر عمل کرنا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ذلت و رسوائی اور پستی سے بچنے کے تمام تر ازم محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں رکھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر واعظین دعوت کا نبوی طریقہ اختیار کر لیں تو ملک امن کا گوارہ بنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان آج کمزور اور بزدل ہے اس کی وجہ باہمی نفرت و کدورت و حسد و بغض ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان کے اعمال ضائع اور ایمان کمزور ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام شیطانی چالیں ہیں ان کو ختم کرنے کے لیے باہمی محبت کو بڑھانا ہوگا۔ محبت کو بڑھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کی تعلیم افشو السلام یعنی السلام علیکم کو پھیلانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ برائی اور نافرمانی سے بچنے کے لیے نیکی کا ذوق بڑھانا ضروری ہے۔ نیکی کا ذوق دلوں میں خوف خدا پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ بندی کی لعنت نے اسلام اور پاکستان کی جڑوں کو کمزور کر دیا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں ملک کی سلامتی اور امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں علاقے بھر سے معززین ذمہ داران جماعت کے علاوہ احباب جماعت تمام مساجد کے علماء کرام اور یوتھ فورس کے کارکن کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ خطبہ جمعہ کے انتظامات سمیت تمام امور کی نگرانی مولانا محمد زبیر مجاہد امیر تحصیل پتوکی نے کی۔

منجانب: حبیب الرحمن یزدانی۔ ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث حبیب آباد تحصیل پتوکی ضلع قصور

## مولانا مفتی محمد ادریس انتقال فرما گئے

کراچی..... 13 اپریل 2016ء پرچہ اشاعت کے لیے پریس بھیجنے کے لیے تیار تھا کہ یہ افسوسناک خبر ملی کہ جمعیت غرباء اہل حدیث پاکستان کے مفتی حضرت مولانا محمد ادریس انتقال فرما گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (تفصیلات کا انتظار فرمائیں۔ ادارہ)

## ساقی کوثر کانفرنس

بتاریخ 23 اپریل 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء بمقام مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث مین بازار رکن ضلع منڈی بہاؤ الدین سرپرست اعلیٰ نذیر احمد خاں سلفی صدر بازار ایسوسی ایشن منڈی بہاؤ الدین سرپرست حاجی عمر حیات گوندل بھائی محمد شاہد میاں عبدالستار اشتیاق میاں محمد نذیر و دیگر۔ یوتھ فورس حافظ محمد سہیل محمد عمران سرور و دیگر مقررین جناب قاری محمد یعقوب فیصل آبادی جناب قاری محمد یونس بلوچ جناب قاری سرفراز احمد و دیگر علماء کرام۔ (نوٹ) شرکاء کے لیے کھانے کا اور مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔ (مرکزی جمعیت و AYF رکن ضلع منڈی بہاؤ الدین)

## دعائے صحت

ہیں۔ نقاہت۔ بچہ بڑھ گئی ہے عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کا ملہ دعا جملہ کے لیے دعا فرمائیں۔ رابطہ: نعمان یونس بن قاری عبداللہ یونس

0303-7141615

مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ کے چھوٹے بھائی استاذ القراء قاری عبداللہ یونس کئی ماہ سے بیمار

## وی پی آر ہاے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیجا جا رہا ہے۔ نئے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

اگرچہ ہم ہیں جماعت کی آسمانوں میں  
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ



یکے از مطبوعات جامعہ شرعیہ ثوبہ  
ماہنامہ  
7/11  
الحق حیدر

رجب 1437ھ اپریل 2016ء

مدیر  
برق التوحیدی

پاک فوج زندہ باد، تحفظ خواتین بل  
دیکھ دو  
رہنمائی و لے نہ از دل ما  
(مولانا محمد اسحاق بھی)  
حقیقی مقالات کا تجزیہ  
امام ابوحنیفہؒ کی بڑی اور شہرت حقیقت کا جائزہ  
برق التوحیدی  
ابو الحسنین توحیدی  
ابن رحمۃ اللہ  
ابن آمنہ  
ابوحنیفہ آمدنی  
قسط نمبر 2  
قسط نمبر 5  
قسط نمبر 52

سالانہ ذریعہ تعاون ..... 500/- روپے فی پرچہ ..... 50/- روپے

دفتر: جامعہ شرعیہ  
شورکوٹ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ  
0301-7297173  
046-2510471 فون

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

# گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)  
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

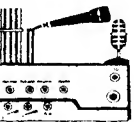
امپورٹڈ U.P.S  
بھی دستیاب ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارن، شینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739  
055-4213430

چوک نیاسین نزدیکی کالج گوجرانوالہ

Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

## الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین درجہ دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی  
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت  
کو ایف ایٹھ ملکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob:0321-7432246  
Mob:0334-7967107  
Ph:055-4230167

نیاسین چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ  
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک  
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے  
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ  
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

سکول کے سالانہ امتحانات میں پرائمری، مڈل میٹرک پاس ہونے والے طلبہ کے لیے دینی تعلیم کے ساتھ

## دارالحدیث اوکاڑہ میں داخلہ کاسنہری موقع..... والدین کے لیے خوشخبری

**شعبہ تحفیظ:** اس پرفتن دور میں اپنے بچوں کو قرآن مجید حفظ کرانا ایک بہت بڑی سعادت ہے آپ کی اس خواہش کی تکمیل کے لیے دارالحدیث اوکاڑہ میں استاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم لاہوری کی سرپرستی میں فاضل نوجوان قاری ابتسام الہی صدیقی تحفیظ پر محنت کروا رہے ہیں۔ بچوں کو حفظ کے ساتھ چھٹی کلاس کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

**شعبہ کتب:** نیز پرائمری پاس طلبہ کے لیے چھٹی کلاس کا داخلہ شروع ہے۔ مڈل پاس طلبہ کے لیے میٹرک، ایف اے مع علوم دینیہ بمطابق نصاب وفاق تعلیمی سلسلہ شروع ہے۔

طلبہ کی رہائش، خوراک و دیگر سہولیات بذمہ مدرسہ ہیں تو پھر دیر کیوں؟ ابھی اور فوری رابطہ کر کے بچوں کو داخل کروائیں۔  
**نوٹ:** والد یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی کاپی ہمراہ لانا لازمی ہے۔

الدای: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ایم اے جناح روڈ اوکاڑہ 0312-4403173 - 044-2521460

بار 12 کتابیں  
مفت میں گوائیں

## ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے دینی و اصلاحی درج ذیل 12 کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں۔

|                            |                           |                            |
|----------------------------|---------------------------|----------------------------|
| ✽ پیارے نبی کی پیاری سنتیں | ✽ پیارے نبی کی پیاری نماز | ✽ شادی بیاہ کے مسنون طریقے |
| ✽ مسلک اہل حدیث پر ایک نظر | ✽ مسنون رکعت تراویح       | ✽ طریقہ طہارت و صلوٰۃ      |
| ✽ اثبات رفع الیدین         | ✽ مسائل رمضان المبارک     | ✽ آداب نماز                |
| ✽ مسائل زکوٰۃ              | ✽ قرآنی و مسنون دعائیں    | ✽ حرز اعظم                 |

خواہشمند حضرات مبلغ پچاس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں اور تبلیغ دین کو عام کریں۔

ادارہ ہذا کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل فورکمر مدلل سیٹ زیر تقسیم ہے۔ ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین حضرات مذکورہ سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر مساجد میں آویزاں کریں۔

مسائل حقہ کی ترویج کا یہ مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ فریم کروا کر آویزاں کرنے کے وعدے پر مکمل سیٹ بالکل مفت بھیجا جائے گا۔ ان شاء اللہ!

**نوٹ:** دینی لٹریچر کی تقسیم 15 شعبان تک جاری رہے گی۔ رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک۔

محمد سلیم راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فروغ تعلیم دارالحدیث راجووال ایک عظیم الشان قیم

پیشہ ورانہ شہر لاہور  
پیشہ ورانہ شہر لاہور  
(مئی 2014ء)

پیشہ ورانہ شہر لاہور  
پیشہ ورانہ شہر لاہور  
(مئی 2014ء)

# ریاض الحادیث

راجووال

کا اجراء  
۱۵ اپریل 2016

## داخلہ 15

2016

سے شروع ہو کر محدود مدت  
تک جاری رہے گا

پرنسپل

ڈاکٹر اسرار احمد  
حافظہ  
حفظہ اللہ

فاضلہ دینیات اسلامیہ ایم۔ اے اسلامیات (سلوینیائی)  
ایم۔ ایس۔ سی کونسل میں ایچ ڈی منجانب سے

|                                                                                                                                                                     |                                                                                                            |                                                                                                                    |                                                                                                                         |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>خصوصیات</p> <p>قرآن مجید کی روشنی میں<br/>پیشہ ورانہ شہر لاہور</p> <p>مدرسہ اسلامیہ<br/>پیشہ ورانہ شہر لاہور</p> <p>کتابوں کی فروخت<br/>پیشہ ورانہ شہر لاہور</p> | <p>نصاب</p> <p>قرآن مجید<br/>علوم القرآن</p> <p>عقیدہ</p> <p>اسلامی شخصیات</p> <p>ادبیات</p> <p>ادبیات</p> | <p>تجوید</p> <p>علوم الحدیث</p> <p>عربی گرامر</p> <p>امور خانہ داری</p> <p>مبادیات</p> <p>پیشہ ورانہ شہر لاہور</p> | <p>فقہ اسلامی</p> <p>علوم الحدیث</p> <p>عربی گرامر</p> <p>امور خانہ داری</p> <p>مبادیات</p> <p>پیشہ ورانہ شہر لاہور</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

ڈاکٹر اسرار احمد  
پیشہ ورانہ شہر لاہور  
پیشہ ورانہ شہر لاہور

0300-6972721

الجمعیۃ کے دارالعلوم

مورخہ 23-04-2016 // بمقام جامع مسجد الہدیث قاضیانوالی گلی قاضیانوالی  
بروز ہفتہ بوقت بعد از نماز عصر  
ڈیرہ اسماعیل خان

ایموان اللہ والیہ دارالعلوم

# حضور نبویؐ کا نقشہ

زیرِ صدارت: راجہ اختر حسین محمدی امیر مرکزی جمعیت الہدیث ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

مولانا محمد نعیم بیٹ صاحب حفظہ اللہ  
مہمان خصوصی  
سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیث پاکستان

مولانا خصوصی خطاب  
سید طیب الرحمان  
شاہ صاحب حفظہ اللہ

مولانا اکرم شہزاد صاحب خطاب  
حفظہ اللہ

جناب صاحب  
مولانا محمد عارف  
خطیب جامع مسجد قباہ الہدیث یارک  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیث  
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
قاری رحمت اللہ  
خطیب جامع مسجد الہدیث قاضیانوالی  
نائب امیر مرکزی جمعیت الہدیث  
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
قاری محمد یوسف بلوچ  
خطیب جامع مسجد محمدی الہدیث بے نظیر کالونی  
سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیث  
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
عبدالقادر اعوان  
خطیب جامع مسجد الہدیث چوک سرد شہید  
سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت الہدیث  
ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
قاری فضل الرحمان  
خطیب جامع مسجد محمدی الہدیث  
کورانی ڈیرہ اسماعیل خان

جناب عیسیٰ خان صاحب  
خطیب جامع مسجد توحید الہدیث  
کوٹ لالہ درابن کلاں  
ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
قاری خالد صاحب  
خطیب جامع مسجد الہدیث ابن تیمیہ سلفیہ  
انجمن آباد میرالی ڈیرہ اسماعیل خان

جناب صاحب  
حافظ امان اللہ  
خطیب جامع مسجد ثابت بن قیس الہدیث  
کلاپی

الداعی الی الخیر شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

**0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942**



دین اسلام کیلئے قرآن و سنت کے نفاذ کیلئے پاکستان کی سلامتی اور بقا کیلئے  
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ساتھ دیجئے۔



فیصل آباد

ہم فقید المثل عظیم الشان تاریخی

# پیداری مہلک

کی شاندار  
کامیابی پر



کو دل کی گہرائیوں سے  
پیش کرتے ہیں۔

مولانا محمد حنیف بھٹی، میاں خالد، حبیب اللہ عطار و انتظامیہ  
مرکزی جامع مسجد قدوس اہل حدیث غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

اور  
تسلی جلدیر صا  
قائد اہل حدیث  
ایندھوہوکی  
جمعیت  
اہل حدیث  
پاکستان

کو تاریخی خطاب کرنے پر  
خسراج تحسین پیش کرتے ہیں۔